سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

منگل، 12- ستمبر 2017

(یوم الثلاثہ، 20- ذوالحج 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31: شمارہ 2

91

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12۔ ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور نوجوانان وکھیلیں اور کانکنی ومعدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 23۔ مئی 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مختلف ڈویلپرز مکان اور پلازے بنانے کے سلسلے میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات دے کر عوام سے لاکھوں روپے لے کر بکنگ کرتے ہیں پھر ماہانہ قسطیں بھی وصول کرتے رہتے ہیں لیکن دس دس سال گزر جانے کے باوجود نہ تو وہ پلازے اور مکانات مکمل ہوتے ہیں اور نہ ہی متعلقہ لوگوں کے handover کئے جاتے ہیں۔ اس طرح وہ غریب لوگ جو اپنی جمع پونجی ان کے ہاتھوں لٹا بیٹھتے ہیں دھکے کھاتے پھرتے ہیں لہذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ اس فراڈ کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ سادہ لوح عوام لٹنے سے بچ سکیں۔

2۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ مزدور کی یومیہ اجرت کم از کم ایک ہزار روپے اور

ماہانہ 5 ہزار روپے کی جائے نیز مزدوروں کو لیبر لاز کے تحت تمام مراعات دی جائیں اور پنشن، میرج گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ ڈگنا کی جائیں۔

92

(موجودہ قراردادیں)

1۔ سردار وقاص حسن موکل: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں میں عطیات اور گفٹ کی بنیاد پر داخلوں پر مکمل پابندی کو برقرار رکھا جائے اور میرٹ کی بنیاد پر داخلوں کو یقینی بنایا جائے تاکہ میڈیکل کی تعلیم کو تنزلی سے بچایا جائے نیز پرائیویٹ میڈیکل کالج کی داخلہ فیس، سالانہ فیس اور دوسرے واجبات حکومت خود مقرر کرے۔

2۔ محترمہ نگہت شیخ: یہ ایوان اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں عطائیت نیز تعویذ گنڈے، جادو ٹونہ کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاون کیا جائے نیز اس گھناؤنے کاروبار کو روکنے کے لئے قانون سازی کی جائے اور اس کی الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا پر تشہیر پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

3۔ محترمہ کنول نعمان: اس ایوان کی رائے ہے کہ سولر انرجی بجلی پیدا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے اور تعلیمی اداروں، ہسپتالوں اور دیگر سرکاری اداروں کی چھتوں پر سولر انرجی پینل لگا کر بڑی مقدار میں بجلی کی پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے جو ان اداروں کی ضرورت کو پورا کرسکتی ہے اور اضافی بجلی نیشنل گرڈ میں شامل ہوسکتی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں، ہسپتالوں اور دیگر سرکاری اداروں کی عمارتوں کی چھتوں پر سولر پینل لگا کر خصوصی سولر انرجی پاور پراجیکٹ کا آغاز کیا جائے۔

4۔ میاں محمود الرشید: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں چینی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے صوبہ بھر کی عوام میں شدید تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ مصنوعی قلت پیدا کرنے والے شوگر مل مافیا کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے ان کے لائسنس منسوخ کئے جائیں اور بھاری جرمانہ عائد کیا جائے۔

5۔ ڈاکٹر نجمہ افضل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری وغیر سرکاری سکولوں میں

سالانہ طبی معائنہ ضروری ہے تا کہ بیماریوں کی بروقت تشخیص ہو سکے لہٰذا صوبہ میں سرکاری و غیر سرکاری سکولوں میں طلباء و طالبات کے سالانہ طبی معائنہ کے لئے قانون سازی کی جائے۔

93

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

منگل، 12- ستمبر 2017

(یوم الثلاثہ، 20- ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَہَا ۙ﴿۱﴾ وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَہَا ۙ﴿۲﴾
وَ قَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَہَا ۚ﴿۳﴾ یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَہَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّکَ اَوۡحٰی
لَہَا ؕ﴿۵﴾ یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۬ۙ لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَہُمۡ ؕ﴿۶﴾
فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ
مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ﴿۸﴾

سورۃ الزّلزلۃ آیات 1 تا 8

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی (1) اور زمین اپنے (اندر) کے بوجھ نکال ڈالے گی (2) اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ (3) اس روز وہ اپنے حالات بیان کردے گی (4) کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہو گا) (5) اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں (6) تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا (7) اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا (8)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

چوکھٹ نبیؐ کی چھوڑ کے جاتا کہاں کہاں
ان کا فقیر ٹھوکریں کھاتا کہاں کہاں
جیسے بیاں حضورؐ کی خدمت میں کر دیا
ایسے میں دل کا حال سناتا کہاں کہاں
ہوتی اگر نہ آپؐ کی چوکھٹ اسے نصیب
آنسو گنہگار بہاتا کہاں کہاں
اچھا ہوا دیار سخاوت پہ پڑا رہا
پھر کر صدا فقیر لگاتا کہاں کہاں

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں و کھیلیں اور کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امور نوجواناں و کھیلیں اور کانکنی و معدنیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر7736 جناب احمد خان بھچر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ آ جائیں تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر7629 جناب محمد نعیم انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ آ جائیں تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر8611 میاں نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر8464 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر8612 میاں نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر8689 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور اس لئے نہیں کر سکتی کیونکہ اس کا جواب بہت لمبا ہے اور یہ جواب مجھے ایک منٹ پہلے دیا گیا ہے اس کے لئے مجھے تھوڑا ٹائم دیا جائے تاکہ میں اس جواب کو دیکھ لوں یا پھر منسٹر صاحب خود جواب دے دیں کہ جز (الف) میں سوال تھا کہ کتنا فنڈ ان دو سالوں میں رکھا گیا تھا؟

صوبہ ہذا میں کھیلوں کے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*8689: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 16-2015 اور 17-2016 میں کھیلوں کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا سال وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ فنڈ کون کون سی کھیلوں پر ضلعی سطح پر خرچ کیا گیا ضلع وار کھیلوں کے نام مع فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کھیلوں کا فنڈ بے دریغ خرچ کیا گیا ہے جبکہ کھیلوں کے فروغ کے لئے رقم نہ ہونے کے برابر لگائی گئی اگر ہاں تو حکومت اس سلسلہ میں کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) 2015-16 اور 2016-17 میں کھیلوں کے لئے ضلعی سطح پر مختص فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ فنڈز کھیلوں کے انعقاد پر قواعد و ضوابط کے مطابق خرچ کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! محترمہ کے سوال کی ساری تفصیل آپ کے ٹیبل پر رکھ دی گئی ہے سپورٹس کی ڈسٹرکٹ وار اور پورے پنجاب کا جو بجٹ تھا اُس کی تفصیل آپ کے ٹیبل پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ آپ کا سوال اتنا لمبا ہے تو پھر جواب بھی اتنا ہی آئے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں صرف اتنا بتا دیں کے کتنا فنڈ رکھا گیا ہے؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! ضلع وار پڑھنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ تمام اضلاع کا ریکارڈ ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ کہہ رہی ہیں کہ آپ ٹوٹل فنڈ کا بتا دیں جو آپ نے ان دو سالوں میں رکھا ہے۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! میں آپ کو چیک کر کے بتا دیتا ہوں کیونکہ ہم نے اس کو پورا ڈسٹرکٹ وار segregate کر کے آپ کو دیا ہے تاکہ اس میں ساری details آ جائیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں بتا دیتی ہوں کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ 16-2015 اور 17-2016 میں 12 لاکھ روپے فنڈ رکھا گیا ہے تو کیا اتنے بڑے صوبے کے لئے اتنا فنڈ پورے سال کے لئے کافی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو شاید کوئی پڑھنے میں غلطی لگ رہی ہو ایسے نہیں ہو سکتا۔ منسٹر صاحب! محترمہ فرما رہی ہیں کہ آپ نے سارے اضلاع کا فنڈ 12 لاکھ روپے رکھا ہے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! 5 ملین روپے کی figure ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بھی اور محترمہ آپ بھی اس کو مزید پڑھ لیں۔ اس کو بعد میں take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 8614 حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8716 حاجی عمران ظفر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8782 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8766 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9037 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کو وقفہ سوالات کے ختم ہونے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اگر وقفہ سوالات کے دوران آپ کی باری آگئی تو ٹھیک، نہیں تو یہ سوال dispose of سمجھا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8816 حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8883 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8937 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا

سوال نمبر 9240 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9352 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 9353 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کا جواب موصول نہیں لہٰذا اس سوال کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اب سوالوں کو دوبارہ سے پھر شروع کرتا ہوں جو معزز ممبران تشریف فرما نہیں ہوں گے ان سوالوں کو dispose of کر دیا جائے گا۔اگلا سوال نمبر 7736 جناب احمد خان بھچر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No Point of Order, No Point of Order during Question Hour.

اگلا سوال نمبر 7629 جناب محمد نعیم انور کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8611 میاں نصیر احمد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8464 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8612 میاں نصیر احمد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ ڈاکٹر نوشین حامد آپ کا ہے اب اس سوال کا کیا کیا جائے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جو انہوں نے جواب دیا ہے میں نے اس جواب میں سے تین مختلف پیپر نکالے ہیں ایک پیج نمبر 21، دوسرا پیج نمبر 25 اور تیسرا پیج نمبر 38 ہے تینوں پیجز پر مختلف figures دیئے گئے ہیں۔ایک پیج پر 12 لاکھ، دوسرے پیج پر 40 لاکھ اور تیسرے پیج پر ایک لاکھ 18 ہزار کچھ کا figure دیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کون سے پیج ہیں منسٹر صاحب کو بھی بتائیں وہ دیکھ کر آپ کو بتا دیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ڈائریکٹر جنرل سپورٹس نے الگ جواب دیا ہے، پیج 21 پر اُس کے answer کا فرق ہے اور پیج 38 پر الگ ہے۔شاید مختلف ڈیپارٹمنٹ کو یہ سوال بھیجا گیا اور ہر ایک کے

مختلف جواب آرہے ہیں۔اس میں confusion ہے کوئی ایک سیدھا جواب نہیں ہے اتنے سارے document لگا دیئے گئے ہیں اور ہر ایک پر مختلف جواب ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ سوال ہی confusion والا تھا وہ کیا کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! آپ annexure کا پیج 21 دیکھ لیں، پیج 25 پر دیکھ لیں اور پیج 38 پر دیکھ لیں۔

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! محترمہ نے پورے پنجاب کا پوچھا ہے مختلف اضلاع میں مختلف سپورٹس کا خرچہ ہوا ہے وہ تفصیل ہم نے ڈسٹرکٹ وار دی ہوئی ہے۔ انہوں نے اگر مزید پوچھنا ہے تو بتا دیں۔

جناب سپیکر: وہ particular district پوچھ رہی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے ڈسٹرکٹ وار بھی دیا ہوا ہے مگر یہاں پر پورے صوبے کا جواب ہے۔ڈائریکٹر جنرل سپورٹس کی طرف سے جواب کچھ ہے اور منسٹر صاحب کی طرف سے جواب کچھ اور دیا گیا ہے اس میں فرق ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھ رہی ہوں کہ ان لوگوں کو خود اس کے difference کا نہیں پتا کہ انہوں نے کتنا بجٹ صوبے کے لئے رکھا تھا اور اس میں سے کتنا utilize ہوا ہے۔اسی کے اندر انہوں نے یہ بھی جواب دیا ہے کہ جنوری تا جون 2017 کا بجٹ ابھی تک استعمال نہیں کیا گیا ہے۔چھ مہینے گزر گئے بلکہ زیادہ گزر گئے ہیں اب تو اکتوبر کا مہینہ آنے والا ہے۔نو مہینے گزرنے کے بعد بھی یہ پہلے چھ مہینے والا فنڈ کیوں نہیں استعمال کر سکے اور یہ رکھا کتنا گیا تھا؟ چونکہ اس میں ٹوٹل confusion ہے اس لئے میری آپ سے request ہے کہ اس سوال کو کمیٹی میں بھیجیں تاکہ یہ ایک دفعہ sort out ہو جائے۔ ویسے بھی کھیلوں کے فنڈ میں بہت ساری complaints ہیں کہ یہ misuse ہوا ہے اور اس میں clarity نہیں ہے۔ہمیں اس کو ایک دفعہ sort out کرنا چاہئے کہ یہ فنڈ صحیح طریقے سے استعمال ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! انہوں نے ڈسٹرکٹ وار پوچھا ہے اور ہم نے ڈسٹرکٹ وار ہی جواب دیا ہوا ہے اگر ان کو مزید انفارمیشن چاہئے تو وہ ہم ان کو دے دیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جو آپ نے پڑھا ہے اس کا صفحہ نمبر کیا ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ صفحہ نمبر 25 ہے اس پر ڈائریکٹر جنرل کی طرف سے جواب آیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! صفحہ نمبر 25 دیکھیں جو آپ نے یہاں اسمبلی میں جواب جمع کروایا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب تو میرے چھوٹے بھائی ہیں انہوں نے join بھی ذرا لیٹ کیا ہے اس لئے مجھے پتا ہے کہ update ہونے میں تھوڑا وقت لگتا ہے۔ میں اسی لئے کہہ رہی ہوں کہ اس سوال کو کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ یہ پورا ایک دفعہ sort out ہو جائے کہ کھیلوں پر کیا خرچ ہو رہا ہے اور کتنا ہو رہا ہے۔ یہ تمام چیزیں clarity کے ساتھ سامنے آنی چاہئیں۔

جناب سپیکر: اس سوال نمبر 8689 کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ within two months پیش کی جائے۔ اگلا سوال نمبر 8614 جناب عمر فاروق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال نمبر 8716 حاجی عمران ظفر کا ہے۔ بھچر صاحب! آپ اب آئے ہیں آپ کا سوال تو dispose of ہو گیا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! کیا اس سوال کو pending نہیں کیا تھا؟

جناب سپیکر: پہلے یہ pending ہی تھا جب نام پکارا تو آپ نہیں تھے اس لئے اس سوال کو dispose of کر دیا۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! مجھے route تبدیل کر کے آنا پڑا ہے اس لئے آتے ہوئے کافی مسئلہ رہا ہے۔ اگر آپ سپیشل اجازت دے کر اسے take up کر لیں تو آپ کی مہربانی ہو گی کیونکہ یہ میرے ڈسٹرکٹ کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: میں تو اس سوال کو dispose of کر چکا ہوں لیکن چلیں آپ کی request پر اجازت دے دیتے ہیں۔ آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7736 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے سندھ کی OWL سے لوہا کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*7736: **جناب احمد خان بھچر:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع میانوالی اور دیگر علاقہ جات یہاں سے دریائے سندھ گزرتا ہے دریا کے علاقہ میں جو OWL پائی جاتی ہے اس میں 60 سے 70 فیصد تک لوہا پایا جاتا ہے جبکہ حکومت باہر سے جو خام مال لوہے کی تیاری کے لئے خریدتی ہے اس میں 50 سے 60 فیصد لوہا ہوتا ہے؟

(ب) کیا حکومت دریائے سندھ کے ان علاقوں میں پائی جانے والی OWL سے لوہے کی تیاری کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) غالباً معزز ممبر اسمبلی کی مراد آئرن اور (Iron ore) ہے۔ دریائے سندھ کا پانی کروڑوں سال سے بالائی پہاڑی علاقوں / چٹانوں سے گزر رہا ہے جو کہ پتھروں کے توڑ پھوڑ کا سبب بنتا ہے اور آخری مرحلہ میں یہ ریت / مٹی کی شکل اختیار کر لیتا ہے یہی ریت دریائے سندھ، ضلع میانوالی و دیگر علاقہ جات میں پائی جاتی ہے۔ اس ریت میں مختلف معدنیات کے ذرات بشمول سونا و خام لوہا انتہائی معمولی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ ان معدنیات کو Placer Deposits کہا جاتا ہے۔ اس خام لوہے میں 60 سے 70 فیصد تک لوہا موجود ہونا یقینی نہ ہے۔

(ب) میانوالی اور دیگر علاقہ جات جہاں سے دریائے سندھ گزرتا ہے، مقامی لوگ بذریعہ panning یعنی چھاننا سے سونے کے ذرات کی معمولی مقدار نکالتے رہتے ہیں۔ اس کے پیش نظر محکمہ معدنیات حکومت پنجاب نے پنجاب میں پائی جانے والی دیگر معدنیات کے تفصیلی

سروے کے ساتھ ساتھ ان Placer Gold Deposits کے سروے کا پراجیکٹ برائے سال 2016-19 تک بنایا ہوا ہے تا کہ اس کے economical ہونے کا جائزہ لیا جا سکے۔ تاہم دریائے سندھ کی ریت میں خام لوہے کے ذرات چونکہ انتہائی کم مقدار میں پائے جاتے ہیں اور اس کی مالیت بھی انتہائی کم ہوتی ہے لہٰذا uneconomical ہونے کی وجہ سے لوہے کے یہ معمولی مقدار کے ذرات صنعتی لوہا بنانے کے قابل نہ ہیں۔

جناب سپیکر: بھچر صاحب! یہ بتائیں کہ آپ نے سوال میں OWL لکھا ہے۔ یہ کیا ہوتا ہے، کس کو کہتے ہیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اس میں لوہے کی مقدار ہوتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جو میں پوچھ رہا ہوں آپ وہی جواب دیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اس میں لوہے کی جو مقدار ہوتی ہے اس کا ایک معیار ہوتا ہے اور میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ OWL کیا ہوتا ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ لوہے کی مقدار کے بارے میں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کا لفظی معنی بتائیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ لوہے کی مقدار کے بارے میں پوچھا گیا تھا اور یہ کہتے ہیں کہ یہ uneconomical ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ uneconomical کا معیار کیا ہے؟ انہوں نے جو لکھا ہے کہ اس کی مالیت انتہائی کم ہوتی ہے لہٰذا uneconomical ہونے کی وجہ سے لوہے کے یہ معمولی مقدار کے ذرات صنعتی لوہا بنانے کے قابل نہ ہیں۔

حناب سپیکر! میں اس کا معیار پوچھنا چاہتا ہوں کہ uneconomical کا معیار تعین ہوتا ہے یا نہیں ہوتا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ یہ سوال بڑا ہی confusing تھا اور ہمیں یہ سمجھنے میں بڑا ٹائم لگا کہ OWL کیا ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے پوچھا تھا کہ OWL کا مطلب کیا ہوتا ہے تو غالباً اردو میں اس کو "اُلو" کہتے ہیں۔ یہ ہم سے pertain ہی نہیں کر رہا تھا پھر بعد میں سمجھ آئی کہ یہ Iron ore کے متعلق پوچھا گیا ہے۔ جو یہ non feasible کی بات کر رہے ہیں تو اس کے اندر ذرات ہوتے ہیں کیونکہ جب دریا پہاڑوں سے بہہ کر آتا ہے تو جو بھی minerals ہوتے ہیں ان کے کچھ traces پانی کے اندر آتے ہیں اور وہاں پر ریت deposit کر جاتے ہیں پھر اس کو لوگ چھاننا لگا کر ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ذرات ریگولر نہیں ہوتے اور یہ کسی paten کے اوپر نہیں پائے جاتے۔ شاید "Iron ore" یا کسی اور منرل کے deposits پائے جاتے ہیں۔ جو انہوں نے uneconomical کی بات کی ہے تو اس کی مقدار ایک percent سے بھی بہت کم ہوتی ہے۔ اس کو چھاننے سے نکال کر فروخت کیا جاتا ہے اور اس کی قیمت مارکیٹ میں بالکل uneconomical ہے۔ اگر یہ economical ہوتا تو اس پر بہت بڑی انڈسٹری قائم ہوتی۔ اسی وجہ سے ہم کوئی blocks بھی نہیں بناتے اور اس کام کے لئے دیتے بھی نہیں ہیں اور لوگ بھی لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ traces بہت کم ہیں، اگر ہوں بھی تو ان ذرات کو علیحدہ کرنا بڑا مشکل ہے اور اگر وہ علیحدہ ہو بھی جائیں تو اس کے اوپر اتنا خرچہ آجائے گا کہ وہ uneconomical ہوں گے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں آپ کو کل کا ہی واقعہ بتاتا ہوں۔ میں حکومت کی توجہ اس طرف دلوانا چاہ رہا ہوں کہ کل اسی وجہ سے میانوالی میں دریائے سندھ کے کنارے روکھڑی کے مقام پر دو قتل ہوئے ہیں۔ ان کا بنیادی جھگڑا معدنیات کا ٹھیکہ ہی تھا۔ لوہے اور سونے کے جو ذرات آتے ہیں جیسا کہ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ وہ بہت ہی معمولی ہوتے ہیں لیکن اس کا معیار مقرر کر دیں تاکہ وہاں پر جو روز روز کے جھگڑے ہو رہے ہیں وہ نہ ہوں۔ منسٹر صاحب بے شک چیک کر والیں کل دو قتل اسی وجہ سے ہوئے ہیں اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ اپنا چیک اینڈ بیلنس رکھیں اور اس سے حکومت کو ریونیو بھی آئے گا۔ جو مقامی لوگ ہوتے ہیں وہ جا کر ریت اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں تو کچھ لوگ کہتے

ہیں کہ یہ ہماری ذاتی زمین ہے لہٰذا وہ اٹھانے نہیں دیتے۔ منسٹر صاحب میانوالی کے حالات سے واقف ہیں وہاں اسی وجہ سے دو قتل ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس بارے میں انہیں مقامی طور پر ایک لائحہ عمل بنانا چاہئے جتنے بھی معدنیات ہوتے ہیں چونکہ وہ حکومتی ملکیت ہوتے ہیں اس لئے ان کو وہاں پر کوئی initiative لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ تو ایڈمنسٹریشن کی بات کر رہے ہیں بات تو وہ ہے جو منسٹر صاحب نے بتائی ہے کہ اس پر اخراجات بہت زیادہ آتے ہیں اور اس سے حاصل کچھ نہیں ہوتا اس لئے گورنمنٹ اس کو encourage نہیں کرتی۔

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! پالیسی کے مطابق جتنے بھی بلاکس بنائے جاتے ہیں چاہے وہ ریت کے ہوں یا کسی بھی mineral کے ہوں تو ان کو open auction کے ذریعے نیلام کیا جاتا ہے۔ ٹھیکیدار کا تنازع کسی وجہ سے زمین مالک سے ہوا ہو تو وہ ایک علیحدہ issue ہے۔ محکمہ معدنیات وکانکنی اس کو auction کرتا ہے اور contractor یہ mineral extract کرتا ہے۔ وہاں پر اگر کسی وجہ سے ریت کے بلاکس بنائے گئے ہوں گے یا ان کی کوئی حد بندی کا issue ہوگا اور اس وجہ سے کسی کا جھگڑا ہوا ہے تو اس کا Mineral Department سے directly relation بنتا نہیں ہے۔ یہ جو deposit کا جس طرح میں نے پہلے بتایا ہے یہ اتنے تھوڑے ذرات ہیں، ہم تو ان کے ہاں بھی open auction کرنے کے لئے تیار ہیں اگر وہاں پر لوگ اس منرل کو explore کرنے کے لئے تیار ہوں، اس سے پہلے ایک بلاک بنایا گیا تھا مگر اس پر کوئی bid نہیں آئی تھی لہٰذا ہم نے اس کو disband کر دیا۔ اگر معزز ممبر سمجھتے ہیں کہ وہاں پر اس طرح کا بلاک لینے کے لئے کوئی کنٹریکٹر تیار ہے تو ہم بلاک بنانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو سفارش نہیں کر رہے، وہ تو محکمہ کو کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ feasible ہے تو اس پر آپ ریسرچ وغیرہ کروائیں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ہماری ریسرچ کے مطابق this is unfeasible. This is not feasible at all.

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 7629 محمد نعیم انور کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8611 میاں نصیر احمد کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8612 بھی میاں نصیر احمد کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8689 ڈاکٹر نوشین حامد کا جو کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8614 حاجی ملک محمد فاروق کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8716 حاجی عمران ظفر کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8782 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 8766 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کے ممبران اور کھلاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8766: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال کی ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدے اور کمیٹی کی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ کمیٹی کو گزشتہ دو سالوں میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ کہاں خرچ کئے گئے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) ضلع ہذا میں ان دو سالوں کے دوران کھیلوں کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے کھلاڑیوں کو کیا سہولیات بہم پہنچائی گئیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا ضلع ساہیوال میں خواتین کی سپورٹس ٹیمیں بنائی گئی ہیں اور کیا خواتین کی اتھلیٹکس، بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، ہاکی اور نیٹ بال کی ٹیمیں ہیں اگر ہاں تو مکمل تفصیل بتائیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے نفاذ کی وجہ سے 2001-08-14 سے ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیاں غیر فعال ہیں۔ تاہم سول ایڈمنسٹریشن آرڈیننس 2017 کے نفاذ کے بعد ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیوں کی بحالی کے لئے سپورٹس بورڈ پنجاب اقدامات کر رہا ہے۔

(ب) مذکورہ سالوں میں حکومت پنجاب نے ضلعی سطح پر کوئی سپورٹس فنڈز فراہم نہ کئے ہیں۔

(ج) کھلاڑیوں کو بہترین سہولیات مہیا کرنے کے لئے ظفر علی سٹیڈیم گراؤنڈ، سپورٹس ہاکی گراؤنڈ، فٹبال گراؤنڈز کی حالت کو بہتر کیا گیا ہے۔

مزید برآں نئے گراؤنڈز چک نمبر 95/6R، 96/6R، 45/12L اور قائدِ اعظم کرکٹ سٹیڈیم ساہیوال تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ سپورٹس کے فروغ کے لئے ڈویژن کی سطح پر انٹر تحصیل سپورٹس مقابلوں کا انعقاد کیا گیا اور نئے کھلاڑی تلاش کئے گئے اور نقد انعامات سے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

(د) ضلع ساہیوال میں خواتین کی سپورٹس ٹیمیں محکمہ تعلیم کے تعاون سے اوپن میرٹ پر تشکیل دی جاتی ہیں۔

مزید برآں اتھلیٹکس، بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس، کی تربیت ظفر علی سٹیڈیم اور ڈویژنل جیمنیزیم میں جدید طریقوں سے فراہم کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جز(الف) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں سپورٹس کمیٹیاں فعال نہ ہیں تو اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کمیٹیاں کب تک بن جائیں گی اور منسٹر صاحب اس کا کوئی ٹائم فریم دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! بالکل ان کی نشاندہی ٹھیک ہے۔ انشاءاللہ upcoming دس دن تک سپورٹس بورڈ کی میٹنگ ہے اس میں اس پر فیصلہ کر دیا جائے گا اور یہ کمیٹیاں بحال ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوال کی جز(ب) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ کھلاڑیوں کو بہترین سہولیات مہیا کرنے کے لئے ظفر علی سٹیڈیم گراؤنڈ، سپورٹس ہاکی گراؤنڈ اور فٹبال گراؤنڈ کی حالت کو بہتر کیا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ سٹیڈیم کی بہتر حالت بنانے کے لئے کیا کام کئے گئے ہیں تو ان کی تھوڑی تفصیل سے بتا دیں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب ایک mega initiative لے رہی ہے ہم نئے گراؤنڈ بھی بنا رہے ہیں اور پرانے سٹیڈیم کو بھی renovate کر رہے ہیں۔ اس میں جہاں missing facilities ہیں ان کو پورا کیا جارہا ہے، جہاں تھوڑی duration ہوئی ہے ان کو ٹھیک کیا جارہا ہے۔ جہاں electrical appliances missing تھے وہ دور کئے جا رہے ہیں، جہاں floors ناقص تھے وہ update کئے جا رہے ہیں تو overall infrastructure کو update کیا جارہا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کام اب تک ہوا کیا ہے؟ کیا جارہا نہیں، جو ہو چکا ہے میں صرف اس کے بارے میں جاننا چاہتی ہیں کہ کیا ہو چکا ہے؟ مجھے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ ہو گیا ہے تو اس لئے میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہو گیا ہے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں(جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ floors ہو گئے ہوں گے، infrastructure overall upgrade کر دیا ہو گا۔ ہم ایک specific چیز کو نہیں لیتے بلکہ ہم پورا infrastructure لے کر اس کو develop کرتے ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جز(ج) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم ساہیوال میں تعمیر کئے جارہے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ قائد اعظم کرکٹ سٹیڈیم کی ساہیوال میں کس جگہ پر تعمیر ہو رہی ہیں مجھے اس بارے میں please بتایا جائے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں(جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! ہماری ADP کی سکیموں کے مطابق تقریباً کوئی 131 ڈویلپمنٹ پراجیکٹس ہیں جن کو ہم اپ گریڈ یا renovate کر رہے ہیں۔ یہ بھی اسی کا ایک حصہ ہی ہے۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کہ یہ قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم کس جگہ پر واقع ہے۔

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں(جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! اگر محترمہ ایڈریس پوچھ رہی ہیں تو ایڈریس میرے پاس available نہیں ہو گا مگر ادھر چک نمبر 96/6R اور 95/6R دیئے ہوئے ہیں---

جناب سپیکر: جی، یہ ساہیوال سٹی میں تعمیر کر رہے ہیں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں(جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! جی، یہ ساہیوال سٹی میں تعمیر ہو رہے ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! اس کی تھوڑی سی detail share کرنا چاہوں گی جو سوال میں second line کے اندر بتایا گیا ہے کہ مزید برآں نئے گراؤنڈز چک نمبر 45/12L,96/6R, 95/6R اور قائد اعظم کرکٹ سٹیڈیم ساہیوال تعمیر کئے جارہے ہیں تو یہ سوال کے جواب میں تحریر ہے اس لئے میرا specific سوال یہ تھا کہ اس کی location بتادیں اور یہاں پر جس گراؤنڈ کا ذکر کیا گیا، ابھی تو میں نے اس کی detail بھی نہیں پوچھی۔ میں نے تو صرف partially جواب مانگا ہے کہ کم از کم

main stadium جو لکھا گیا ہے اور جس کا نام تحریر کیا گیا ہے اس کا ہی بتا دیں کہ وہ کہاں واقع ہے تا کہ ہم بھی جا کر دیکھیں کہ ہمارے ضلع میں کیا سپورٹس کے لئے کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے بتا تو دیا ہے، سارے چوک کا نام لے دیا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! چوک کے نام تحریر ہیں اور لفظ قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم بھی لکھا گیا ہے تو مجھے اس کی location کے بارے میں جاننا ہے کہ اگر وہ مجھے بتا دی جائے کہ یہ ساہیوال میں کہاں اور کس جگہ پر ہے؟ اگر یہ سارے قائداعظم سٹیڈیم کے نام سے تعمیر ہو چکے ہیں تو یہ الگ بات ہے۔ اگر پرچی آ گئی ہے تو جواب clear ہو جائے گا۔ بہت شکریہ

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! سٹیڈیم ساہیوال سٹی میں واقع ہے اور اگر انہیں کوئی exact address چاہئے تو وہ میں لے کر انہیں دے دوں گا کیونکہ اس وقت میرے پاس exact location موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ بن بھی رہا ہے یا نہیں بن رہا؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! یہ سٹیڈیم بن رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کس جگہ پر بن رہا ہے اتنا بھی تو بتا سکتے ہیں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! یہ ساہیوال سٹی میں ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! اگر ان کے پاس بوٹی آئی ہے تو اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میرے خیال میں اس سوال کو pending کیا جائے تا کہ صحیح طور پر اس کا جواب آنا چاہئے۔ ہمارے منسٹر صاحب کو location خود بھی پتا ہونی چاہئے کہ کون سے ضلع میں کیا کام ہو رہا ہے لیکن افسوس کے ساتھ---

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! ایڈریس لے کر آج ہی ان کو بتا دیا جائے گا۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میرا ایک اور بھی ضمنی سوال تھا لیکن میں وہ نہیں کر رہی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: چلیں! آپ کی مہربانی شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9037 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چنیوٹ میں قدرتی ذخائر کی تلاش کے لئے مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*9037: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں سال 2015 کے دوران کتنے ذخائر دریافت ہوئے؟

(ب) ضلع چنیوٹ میں سال 2015 میں قدرتی ذخائر کی تلاش کے لئے کون کون سی مشینری کہاں سے، کتنے میں خریدی گئی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) پنجاب منرل کمپنی نے سال 2014 سے 2016 کے دوران چنیوٹ رجوعہ کے قریب فیز۔1 برائے تخمینہ خام لوہا و دیگر دھاتوں کی exploration کا کام جرمن کنسلٹنٹ (GEOS) کے زیرِ نگرانی اور چینی کمپنی MCC کے ذریعے مکمل کیا جس کے نتیجے میں بین الاقوامی معیار N143-101 کے مطابق تخمینہ جات مرتب کئے گئے۔ کنسلٹنٹ کی رپورٹ کے مطابق 150 ملین ٹن خام لوہے کے وسائل کی نشاندہی ہوئی ہے جبکہ چینی معیار کے مطابق یہ مقدار تقریباً 190 ملین ٹن ہے۔

(ب) پنجاب منرل کمپنی نے سال 2014 سے 2016 کے دوران چنیوٹ رجوعہ فیز۔1 میں کسی بھی قسم کی مشینری نہیں خریدی۔ ایکسپلوریشن کا تمام تر کام PPRA رولز کے مطابق بین الاقوامی معیار کے مطابق MCC نے بطور کنٹریکٹر کیا جس کی نگرانی جرمن کنسلٹنٹ (GEOS) نے کی۔ ساری مشینری و آلات مذکورہ چینی کمپنی نے اپنے ذاتی استعمال کئے۔ اس مقصد

کے لئے 71 بور ہولز کی ڈرلنگ 62,000 میٹر سے زائد) کے لئے تقریباً 10 ڈرلنگ رگز (drilling rigs) استعمال ہوئیں جو کہ مذکورہ کمپنی نے چائنا سے منگوائیں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2014 سے 2016 تک کتنا خام لوہا اب تک نکالا جا چکا ہے اور اس سے حاصل ہونے والی جو آمدن ہے وہ کتنی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر موصوف!

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! سوال کے جواب میں بڑا clearly بتایا گیا ہے کہ ابھی وہاں پر mining activities شروع نہیں کی گئی اور ابھی تو ہم exploration کے فیز میں ہیں۔ وہ منرل جو زمین کے نیچے موجود ہے اس کو انٹرنیشنل۔۔۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز، listen carefully، یہ بڑے ضروری سوال کا جواب دے رہے ہیں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! چنیوٹ میں جو آئرن کا deposit پنجاب کے پاس موجود ہے اس کو explore کرنے کے لئے انٹرنیشنل کمپنیوں کو invite کیا گیا اور چار consortium نے bidding process میں حصہ لیا اور MCC چائنا کی کمپنی footune 500 which is a company ہے اس کو یہ ٹھیکہ دیا گیا انہوں نے جو standard on international رپورٹ generate کی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ 150 ملین ٹن Iron ore موجود ہے اگر اس کو extract کر کے process کیا جائے تو یہ 33 million tons of steel کو translate کرتا ہے۔ ایک ملین ٹن کی سٹیل مل جو کہ اگر کراچی سٹیل مل کے برابر لگائی جائے تو اس کے لئے 33 سال کا خام مال موجود ہے۔ اس کی feasibility study اور financial model بنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! وہ بھی انشاء اللہ اس سال کے آخر تک جب تمام feasibility اور financial model تیار ہو گا تو ہم internationally road shows کریں گے اور جو کمپنیز mining activity میں interest لیں گی ان کو انشاء اللہ یہ کام دیا جائے گا۔ میں یہاں پر ایک بات اور بھی واضح کر دوں کہ mining کے متعلق بہت ساری miss conception ہوتی ہے، کسی بھی underground mineral کی

کہ ہم mine develop کرنے کے اوپر بھی ہمیں کم از کم دو سے اڑھائی سال درکار ہوتے ہیں اس کے لئے انٹرنیشنل سٹینڈرڈز جو ماڈرن مائننگ کی techniques ہیں ان کو adopt کرنے کے لئے یہ ایک بہت لمبا process ہے۔ اور کسی بھی قسم کا اگر mineral extract کرنا ہو تو اس کے mining کا طریقہ جو ہے develop کریں

جناب سپیکر! فاضل ممبر نے یہ پوچھا ہے کہ وہاں سے یہ آئرن کتنا اور extract کیا جا چکا ہے اور اب اس میں کتنی آمدن ہوئی ہے تو میں تمام ایوان کے knowledge کے لئے یہ بتاؤں کہ ابھی وہاں پر mining activity نہیں ہوئی، ابھی صرف exploration ہوئی ہے اور اس کے سیکنڈ فیز کے لئے 28 square kilometer کے ایریا کے اوپر چنیوٹ رجوعہ کے اندر ہم نے یہ activity کی تھی، اب اس کو 18 ہزار square kilometer کے اوپر expand کر دیا گیا ہے۔ اس کے فیز-2 کا کام شروع ہے۔ اس 15- ستمبر کو اس کے financial bids کھلیں گے اور پھر وہ کام بھی award کر دیا جائے گا جس سے پورے پنجاب کے اندر اور خاص طور پر اس ایریا کے اندر اور بھی جو ہمیں جہاں پر anomalies ملی ہیں ان کو بھی ہم explore کریں گے اور انشاء اللہ اس کے اوپر mining activity بھی شروع کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: سونا بھی نکلے گا، اس میں سونا بھی ہو گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس کے جو allied metals ہیں، basically تو یہ iron ore کا پراجیکٹ ہے۔ کہیں کہیں ہمیں copper کے traces ملے ہیں، اللہ کرے کہ وہ اس مقدار میں ہو کہ وہ financially viable ہو، یہ اس طرح کے iron ore اور placer gold جس طرح ریت کے اندر فاضل ممبر نے پہلے کہا کہ یہاں پر شاید اس کے اندر سونے کے ذرات پائے جاتے ہیں تو ذرات تو شاید اس کے اندر بھی ہوں گے، اب وہ financially viable ہیں یا نہیں یہ later stage پر بتایا جائے گا۔ اگر ہمارے پاس copper deposit ہو تو اس کے ساتھ پھر deposit gold بھی ہوتا ہے لیکن وہ ایک بہت later stage کی بات ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک تو یہ جو منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہاں بڑا واضح طور پر لکھا ہوا ہے، میں نے بار بار اس جواب کو پڑھا ہے مجھے تو کہیں نظر نہیں آیا کہ mining شروع نہیں ہوئی، یہ مجھے کہیں نظر نہیں آیا، لکھا ہوا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ MCC کو کس سال میں contract دیا گیا تھا اور جو mining ہے وہ کب تک متوقع ہے کہ شروع ہو جائے گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ دو سال کا پراجیکٹ تھا اور 2014 کے اندر یہ شروع کیا گیا اور پچھلے سال انہوں نے اپنی رپورٹ مکمل کی۔ اس میں بالکل واضح لکھا ہے کہ کنسلٹنٹ کی رپورٹ کے مطابق 150 ملین ٹن خام لوہے کے وسائل کی نشاندہی ہوئی ہے، چائنا سٹینڈرڈ اور کینیڈین سٹینڈرڈ ذرا مختلف ہوتا ہے۔ یہ کینیڈین سٹینڈرڈ پر 150 ملین ٹن ہے اور چائنا سٹینڈرڈ پر 190 ملین ٹن ہے اور کوئی بھی mining activity، میں اس چیز کو elaborate دوبارہ اس لئے کر رہا ہوں کہ انہوں نے دوبارہ وہی بات کی ہے کہ یہاں کہیں لکھا نہیں ہے۔ This is understood for any mining اگر آپ نے کسی mineral کو کرنا ہے تو پہلے تو آپ explore کریں گے کہ یہ کس quantity میں ہے، پھر اس کی feasibility بنے گی کہ اس کو extract کرنے کے اوپر خرچہ کتنا آئے گا اور کیا یہ feasible ہو گا، مارکیٹ میں جو mineral available ہے اس کی price کیا ہے اور اس کو extract کرنے کی price کیا ہے اور اس کے بعد کوئی investor آکر وہاں پر mining کرے گا۔ So mining activity is at a very later stage کا کام ہے، جب یہ ساری activity ہو جاتی ہے تو پھر mining شروع کی جاتی ہے، یہ ایسے نہیں ہے کہ آپ کو کہا جائے کہ اس پہاڑ کے اندر لوہا ہے تو آپ اس کو کھودنا شروع کر دیں گے، یہ اس طرح کا کام نہیں ہوتا،

> Mining is totally different technical work that has to be done very scientifically; otherwise you will waste your minerals. Thank you.

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ مجھے صرف یہ بتا دیں، ٹھیک ہے کہ منسٹر صاحب نے بتا دیا کہ mining کا کیا مطلب ہے۔ اب 150 ملین ٹن خام لوہا explore تو ہو چکا ہے، چینی کمپنی کے مطابق 190 ملین ٹن، تو میرا سوال صرف یہ ہے کہ یہ 2016 تک کا پراجیکٹ ہے جس طرح منسٹر صاحب نے خود کہا، اب 2017 بھی ختم ہونے والا ہے، کچھ مہینے رہ گئے ہیں، تو یہ update کر دیں کہ اب اس پر کیا working ہو رہی ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!میں نے گزارش کی ہے کہ یہ جو activityہوئی تھی اس کے اندر 62ہزار میٹر سے زیادہ کی drillingہوئی ہے، اس کے تقریباً 10 ہزار samples سوئزرلینڈ بھیجے گئے اور وہاں سے اس رپورٹ کو مرتب کیا گیا، اب ایک کنسورشیم ہے، DMTجرمنی کیLead Companyہے، ایک Mines and Metals Company ہے وہ بھی جرمن کمپنی ہے، ایک Endeavour Financial ہے وہ U.Kکی کمپنی ہے اور نیسپاک پاکستان سے ہے۔ یہ کنسورشیم ہے جو اس کےafter this report was finalizedجب یہ رپورٹ گورنمنٹ کوpresentکی گئی تو اس کے بعد اس کےbusiness modelبنانے کے لئے اورfeasibility studyکرنے کے لئے اس کنسورشیم کوthrough open bidding processیہcontract awardہوا ہے، وہ اس کا financial model بنا رہے ہیں۔ اس ماہ کے آخر تک اس کاbusiness modelاورfeasibility submitکر دی جائے گی، اس کے بعد ہم اس کےroad showsکرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اس کے اندر ہمinvestorکو راغب کریں گے کہ وہ آکر یہاں پرminingکریں، جب تکminingنہیں ہوگی اور آپ کے پاس یہ mineral availableنہیں ہوگا تو اس کے اوپر انڈسٹری تو ایکlater stageبات ہے۔

جناب سپیکر!اس کے اندر میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہSino Steelچائنا کی ایک کمپنی ہے اور ایکN-steelہے۔ انہوں نے دلچسپی ظاہر کی ہے۔ ان کا ٹیکنیکل ڈیلیگیشن پاکستانvisitکر گیا ہے، ان کے ساتھ ہماری negotiations جاری ہیں، ہم open bidding کے ذریعے جس کو بھی یہ concessionدیں گے کہ وہminingکرے۔ اس میں، میں ایک اورaddکر دوں کہJCCکی جو سی پیک کی میٹنگ ہوئی ہے اس کے اندر سٹیل مل کا جو پراجیکٹ ہے اسے principally includeکر دیا گیا ہے۔So we are onto itانشاءاللہ اس کےbusiness modelبننے کے بعد اس کے اندرminingکی جبactivityشروع ہوگی تو پھر یہاں پر انشاءاللہat one point in timeیہاں پر سٹیل مل ضرور لگے گی۔

جناب سپیکر:اللہ خیر کرے۔ اگلا سوال حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان:جناب سپیکر!On his behalf

جناب سپیکر:جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: سوال نمبر 8816 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے حاجی ملک عمر فاروق کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کا قیام سے متعلقہ تفصیلات

*8816: **حاجی ملک عمر فاروق:** کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع راولپنڈی میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی بنائی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدہ اور کمیٹی کی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ کمیٹی کو گزشتہ دو سالوں میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ کہاں خرچ ہوئے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں سال 2016 کے دوران کھیلوں کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے نفاذ کی وجہ سے 2001-08-14 سے ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیاں غیر فعال ہیں۔ تاہم سول ایڈمنسٹریشن آرڈیننس 2017 کے نفاذ کے بعد ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیوں کی بحالی کے لئے سپورٹس بورڈ پنجاب اقدامات کر رہا ہے۔

(ب) کمیٹی کو غیر فعال ہونے کی وجہ سے گزشتہ دو سالوں میں کوئی فنڈز نہ مہیا کئے گئے ہیں۔

(ج) ضلع راولپنڈی میں سال 2016 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

1. جمنیزیم کی تعمیر کو مکمل کیا گیا ہے اور کھلاڑیوں کو بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، جوڈو، جم اور کراٹے کی سہولیات فراہم کی گئی۔ تاکہ درج بالا کھیلوں کو فروغ دیا جاسکے۔

2. ضلع راولپنڈی میں کرکٹ کے فروغ کے لئے مسلم ہائی سکول میں گراسی کرکٹ گراونڈ، فلڈ لائٹ اور پویلین کی سہولیات میسر کی گئی ہیں جہاں پر کرکٹ کے کھلاڑی یہ سہولت استعمال کر رہے ہیں۔
3. ہاکی کے کھلاڑیوں کے لئے شہناز شیخ ہاکی سٹیڈیم تعمیر کے آخری مراحل میں ہے جس میں ان کو آسٹروٹرف، فلڈ لائٹس، شائقین کے بیٹھنے کی جگہ، کھلاڑیوں کے لئے پویلین تعمیر کیا گیا ہے تاکہ راولپنڈی کے کھلاڑی بھی آسٹروٹرف سے استفادہ کر سکیں اور قومی ٹیم کے ممبر بن سکیں۔
4. نواز شریف پارک ضلع راولپنڈی میں کھلاڑیوں کی سہولت کے لئے e-لائبریری کی تعمیر آخری مراحل میں ہے۔
5. سپورٹس بورڈ پنجاب کی جانب سے ظہیر عباس کرکٹ اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں 70 بوائز کھلاڑی اور 36 خواتین کھلاڑی اس اکیڈمی کے کوچز سے استفادہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) کے حوالے سے ہے کہ:

"کیا ضلع راولپنڈی میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی بنائی گئی ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدہ اور کمیٹی کی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں۔"

انہوں نے جواب دیا ہے کہ:

"پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے نفاذ کی وجہ سے 14-08-2001 سے ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیاں غیر فعال ہیں۔ تاہم سول ایڈمنسٹریشن آرڈیننس 2017 کے نفاذ کے بعد ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیوں کی بحالی کے لئے سپورٹس بورڈ پنجاب اقدامات کر رہا ہے۔"

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اقدامات کر رہا ہے اور یہ کمیٹیاں کب تک دوبارہ بنائی جائیں گی؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے اس سوال سے پہلے بھی فرمایا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے فرمایا نہیں، آپ نے بتایا تھا۔ (قہقہے)

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! عرض کیا تھا۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جو بھی ہے۔ شاباش، شاباش، کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! سپورٹس بورڈ کی اب ہماری میٹنگ ہو رہی ہے اس میں یہ دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: شاباش۔ کوئی بات نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں بھی ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) کے second part میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع راولپنڈی میں کرکٹ کے فروغ کے لئے مسلم ہائی سکول میں گراسی کرکٹ گراؤنڈ، فلڈ لائٹ اور پویلین کی سہولیات میسر کی گئی ہیں۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس میں کون سے لوگوں کو کھیلنے کی اجازت ہوتی ہے اور کھیلنے کے لئے حکومت نے کوئی فیس وغیرہ مقرر کی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! حکومت پنجاب کا یہ focus ہے کہ جتنا بھی infrastructure بنائیں اس میں زیادہ سے زیادہ youth کو facilitate کیا جائے۔ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ اس میں عام پبلک کو بھی کھیلنے کا موقع ملے کیونکہ یہ ان کے مفاد کے لئے بنا ہے۔

کوئی maintenance fee ہو گی یا اگر جنریٹر سے فلڈ لائٹس لگی ہیں تو اس کی فیس ہوتی ہے وہ جمع کروانی ہوتی ہے اس کے علاوہ کوئی فیس نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ محکمے نے خود ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیوں کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ غیر فعال ہیں۔ پورے راولپنڈی شہر کے اندر تین سے چار ایسے گراؤنڈز تھے جہاں نوجوان شام کے ٹائم کرکٹ، فٹبال اور اس طرح کی sports activity میں حصہ لیتے تھے۔ حکومت پنجاب اس طرح کے دو تین گراؤنڈز میں فلڈ لائٹس اور پویلین کی facility دے کر ایک میچ کے چھ سے سات ہزار روپے فیس لیتی ہے۔ چلیں فلڈ لائٹس کی فیس تو ٹھیک ہے کہ وہ رات کے ٹائم ہوتی ہیں لیکن یہاں تو کوئی دن کے ٹائم بھی کھیلنے کے لئے جائے تو اس سے بھی فیس لی جاتی ہے۔ یہاں پر سپورٹس کی کوئی کمیٹی بھی نہیں ہے بلکہ ایک فرد واحد کے حوالے پورا ضلع راولپنڈی کیا ہوا ہے، جو تین چار گراؤنڈ رہتے تھے ان پر گراس وغیرہ لگا کر وہ خود روز کسی ٹورنامنٹ کا افتتاح کر رہے ہوتے ہیں۔ پورے راولپنڈی شہر میں نوجوانوں کے لئے کرکٹ، فٹبال یا ہاکی کا کوئی ایک سنگل گراؤنڈ ہی بتا دیں۔ ان چار گراؤنڈز میں اس طرح کی facilities دے کر ایک مخصوص طبقے کے لئے مختص کر دیئے گئے ہیں، اب یہاں کلبز کو کھیلنے کی اجازت ہے یا جو اس کی فیس ادا کرے گا وہ کھیل سکے گا۔ ایک غریب کا بچہ کدھر کھیلے گا؟ وزیر صاحب بتائیں کہ ضلع راولپنڈی میں اگر کوئی غریب آدمی کا بچہ کھیلنا چاہے جس کے پاس اتنے وسائل نہیں تو وہ کدھر کھیلے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی submission کی ہے کہ ہم یہ گراؤنڈز عام عوام اور غریب بچوں کے لئے بنا رہے ہیں جیسا کہ معزز دوست نے point raise کیا کہ سکول کے گراؤنڈز after school hours allow نہیں کرتے کہ لوگ ادھر کھیلیں۔ مجھے یاد ہے کہ last Question Hour میں بھی انہوں نے یہی raise point کیا تھا اور میں نے کہا تھا کہ ہماری پوری کوشش ہے کہ school hours کے بعد عام پبلک گراؤنڈ utilize کرے۔ کچھ sensitive districts ہیں جہاں سکیورٹی point of view سے دیکھنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر: میری پوری support ہے اور میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ سکول گراؤنڈز after school hours پبلک کے لئے open ہونے چاہئیں اور انہیں facility ملنی چاہئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے بڑا positively جواب دیا ہے لیکن یہ genuine issue ہے۔ جس محترمہ نے یہ سوال take up کیا ہے یہ بھی پنڈی شہر سے ہیں یہ بھی میری بات کی تائید کریں گی کہ پورے شہر میں کوئی ایک سنگل گراؤنڈ بھی نہیں ہے لہٰذا وزیر صاحب بتا دیں کہ یہ کیا اقدامات کرنا چاہتے ہیں چونکہ تین گراؤنڈز پر تو مخصوص کلبز کو اجازت دے کر اور اس پر فیس وغیرہ رکھ کر عام لوگوں کے لئے داخلہ ہی بند کر دیا ہے لہٰذا منسٹر صاحب بتا دیں کہ یہ اس پر کیا اقدامات کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! ADP سکیموں میں 131 گراؤنڈز آئے ہیں۔ معزز ممبر کو راولپنڈی ڈویژن سے متعلق جو انفارمیشن چاہئے وہ ہمارے پاس ہے میں ان سے share کر لوں گا کہ ہم کون سے گراؤنڈ بنا رہے ہیں یا update کر رہے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کب کر دیں گے؟

معزز ممبران: جناب سپیکر! ان کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ بات میں نے کہنی ہے آپ نہ کہیں۔ میں انہیں اجازت دے رہا ہوں۔ منسٹر صاحب! ان کو کوئی ٹائم تو بتا دیں کہ آپ کتنے عرصے میں کیا کچھ کر دیں گے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! 131 گراؤنڈز میں سے 31 ہی بنا دیں تو میں ان کا بڑا مشکور ہوں گا۔ جس کو جو خالی جگہ ملتی ہے وہاں ہاؤسنگ سوسائٹی بن جاتی ہے، ادھر سے بچتی ہے تو فلیٹ کھڑے ہو جاتے ہیں کہیں پر high rise buildings بن جاتی ہیں۔ یہ انتہائی important issue ہے آپ اپنی نوجوان نسل کو لیپ ٹاپ اور ٹیبلٹس کے حوالے کئے جا رہے ہیں۔ راولپنڈی شہر کے اندر نوجوانوں کے کھیلنے کے لئے پانچ مرلے کا گراؤنڈ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ضرور کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! اس سلسلے میں بتا دیں۔

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! ہماری پوری کوشش ہو گی کہ اسی مالی سال میں maximum grounds بنا کر handover کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! مجھے صرف یہ بتا دیں کہ وہ انفارمیشن مجھ سے کب share کریں گے؟

جناب سپیکر: جلدی آپ سے انفارمیشن share کر لیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں ناں ہی سمجھوں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! اجلاس کے بعد share کرا دوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ آج معزز ممبر سے میٹنگ کر لیں۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8883 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں سکوائش کمپلیکس سے متعلقہ تفصیلات

*8883: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سکوائش کمپلیکس کے کل کتنے مرکز کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ضلع لاہور سکوائش کمپلیکس کے رقبے پر کیا کیا تعمیرات قائم کی گئی ہیں؟

(ج) ان سکوائش کمپلیکس کی تعمیر کب ہوئی اس کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئی، اس کی موجودہ صورتحال سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کے سکوائش کمپلیکس کی حالت نہایت خستہ ہے؟

(ہ) سکوائش کمپلیکس کس اتھارٹی کے تحت کام کرتا ہے نیز اس اتھارٹی کا سکیل کیا ہے اور اس کو حکومت کی طرف سے کیا کیا مراعات حاصل ہیں؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس، لاہور کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں سکوائش کا کوئی کمپلیکس نہ ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں سکوائش کا کوئی کمپلیکس نہ ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں سکوائش کا کوئی کمپلیکس نہ ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں سکوائش کا کوئی کمپلیکس نہ ہے۔

(ہ) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں سکوائش کا کوئی کمپلیکس نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے ضلع لاہور میں سکوائش کمپلیکس سے متعلق سوال کیا تھا جبکہ جواب یہ دیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے زیر نگرانی ضلع لاہور میں سکوائش کا کوئی کمپلیکس نہ ہے اور تمام سوالات کے یہی جوابات دیئے گئے ہیں۔ میرا تو یہ سوال ہی نہیں تھا جو جواب دے دیا گیا ہے۔ اب میں اپنا سوال بدل کر پوچھ لیتی ہوں کہ پنجاب سپورٹس کے تحت لاہور میں کتنے سکوائش کمپلیکس ہیں اور حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: کیا آپ نے پڑھا ہے کہ آپ کا سوال کیا تھا؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا کہ ڈسٹرکٹ لاہور کے زیر نگرانی بلکہ میں نے یہ پوچھا ہے کہ ضلع لاہور میں کتنے سکوائش کمپلیکس ہیں لیکن مجھے اس کا جواب نہیں ملا کہ لاہور میں کوئی سکوائش کمپلیکس ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: یہ ضلع لاہور کے ہی زیر نگرانی ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! محترمہ نے ایک بڑا important question raise کیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ سکوائش کے میدان میں پوری دنیا میں ہماری حکمرانی تھی

لیکن اب unfortunately اور period over the time بالکل نیچے level تک آ گئے ہیں ۔ اس وقت لاہور میں سپورٹس بورڈ کے under کوئی سپورٹ کمپلیکس نہیں ہے۔ میاں میر میں سکوائش کورٹ ہے جس کی ڈسٹرکٹ آفیسر نگرانی کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ سکوائش کو promote کرنے کے لئے سکوائش کمپلیکس نشتر پارک میں بنایا جا رہا ہے، اس کے لئے اس مالی سال میں 40 ملین روپے release ہو گئے ہیں ۔ یہ سکوائش کمپلیکس اس مالی سال نہیں بلکہ انشاء اللہ اگلے مالی سال میں مکمل ہو جائے گا اور یہ انٹر نیشنل لیول کا سکوائش کمپلیکس بن جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ ڈیوس روڈ پر جو پنجاب سکوائش کمپلیکس ہے وہ کس کے زیر نگرانی ہے ؟ پورے پاکستان میں ہمارے مایہ ناز کھلاڑی ہیں اور سکوائش میں پوری دنیا میں ہمارا ایک نام تھا لیکن ایک عرصہ سے باقی گیموں کی طرح اس میں بھی ہم پیچھے ہیں۔ میرے خیال میں اس میں زیادہ پیسے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی لہٰذا منسٹر صاحب نے جو نیا کمپلیکس بنانے کی بات کی ہے یہ کب تک بن جائے گا اور سکوائش کو promote کرنے کا حکومت کا مزید کوئی ارادہ ہے ؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ): جناب سپیکر! میں محترمہ کی بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں ۔ پنجاب سکوائش کمپلیکس پنجاب سکوائش ایسوسی ایشن کے under آتا ہے لیکن سپورٹس بورڈ کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب ہمارا سپورٹس کمپلیکس بنے گا تو definitely اس سے سکوائش promote ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے۔

جناب سپیکر: دیکھتا ہوں اگر آپ کا سوال آ گیا تو بات کریں گے ۔ اگلا سوال نمبر 8937 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے ۔ اگلا سوال نمبر 9240 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9352 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو جواب کے

لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9353 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کا بھی جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اب سوالات مکمل ہو گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع بہاولنگر: چار سالوں کے دوران مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*7629: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر میں سال 2012-13، 2013-14، 2014-15 اور 2015-16 ان چار سالوں میں حکومت نے کھیلوں کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے اور ان سالوں میں کل کتنا بجٹ مختص کیا تھا؟

(ب) ان سالوں میں جو بجٹ رکھا گیا وہ کہاں کہاں خرچ ہوا، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) ضلع بہاولنگر میں ان چار سالوں میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مختلف کھیلوں کے ٹورنامنٹس اور کوچنگ کیمپس کا انعقاد کیا گیا۔ علاوہ ازیں سال 2012-13 اور 2013-14 میں گاؤں کی سطح سے لے کر ضلع کی سطح تک پنجاب یوتھ فیسٹیول کا انعقاد کیا گیا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں جمنیزیم کا قیام اور تحصیل ہارون آباد میں جمنیزیم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مختلف سکولوں کے گراؤنڈز کی اپ گریڈیشن اور ضلع بھر میں بیس نئے گراؤنڈز کی تعمیر کے لئے جگہ کا انتخاب اور PC-I تیار ہو کر تکمیل کے مراحل میں ہے۔

ضلعی حکومت بہاولنگر نے ان چار سالوں میں درج ذیل بجٹ ضلع بھر میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مختص کیا تھا۔

سال2012-13میں60لاکھ روپے۔
سال2013-14میں55لاکھ50ہزار روپے۔
سال2014-15میں30لاکھ روپے۔
سال2015-16میں29لاکھ75ہزار روپے۔

(ب) سال2012-13میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مبلغ۔/4050119روپے،سال 2013-14میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مبلغ۔/5375023روپے، سال2014-15 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مبلغ۔/2549663روپے اور سال 2014-15میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مبلغ۔/2975000روپے ضلعی حکومت کے بجٹ سے خرچ کئے گئے جس میں village، یونین کونسل، تحصیل اور ضلع کی سطح پر2012-13اور2013-14 میں یوتھ فیسٹیول کا انعقاد اور کرکٹ، ہاکی، فٹ بال، باسکٹ بال، کبڈی، دیسی کشتیاں، ٹیبل ٹینس، بیڈ منٹن، والی بال، اتھلیٹکس کے ٹورنامنٹس منعقد ہوئے۔ مختلف کھیلوں کے کوچنگ کیمپس بھی لگائے گئے اور ان ایونٹس ڈویژنل اور صوبائی سطح پر ہونے والے مقابلوں میں ضلع بہاولنگر کی ٹیم کی شرکت اور مختلف سکولز اور کلبز کی مالی امداد شامل ہے۔

ضلع بہاولنگر میں سال2015-16میں درج ذیل کھیلوں پر29لاکھ74ہزار800روپے خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع چنیوٹ میں لوہے کے ذخائر سے متعلقہ تفصیلات

*8611: میاں نصیر احمد: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ سے لوہے کے ذخائر دستیاب ہوئے تھے اور حکومت نے کروڑوں روپے کے فنڈز اس پراجیکٹ کے لئے مختص کئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پراجیکٹ کی تشہیر کے لئے کروڑوں روپے کے فنڈز استعمال کئے گئے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پراجیکٹ سے آج تک کتنا لوہا اور دیگر معدنیات کی فروخت سے کتنی آمدن وصول ہوئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ چنیوٹ اور رجوعہ میں پچھلے دو سال کی شب و روز محنت کے نتیجہ میں 28 مربع کلو میٹر پر محیط علاقے پر ارضیاتی تحقیق کے نتیجے میں 150 ملین ٹن عمدہ لوہے کے ذخائر ملے ہیں اس سروے کے لئے فنڈز حکومت پنجاب نے مہیا کئے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ اس پراجیکٹ کی تشہیر کے لئے کروڑوں روپے کے فنڈز استعمال کئے گئے ہیں۔

(ج) اس تحقیقاتی کام کا فیز۔1 مکمل ہو چکا ہے جس کے نتیجے میں زیر زمین معدنی ذخائر کی تحقیق رپورٹ مکمل ہو چکی ہے یہ سارا تحقیقی کام عالمی معیار کے مطابق چینی، جرمن، کینیڈین اور آسٹریلین ماہرین کی زیر نگرانی مکمل کیا گیا ہے یہ سارا کام حکومت پنجاب نے اپنے مالی ذرائع سے مکمل کروایا ہے زیر زمین ذخائر قوم کی امانت ہیں اور سر دست کسی کمپنی کو کان کنی کا کوئی ٹھیکہ نہیں دیا گیا۔ فیز۔1 میں ہونے والے تحقیقی کام (جس میں 62,000 میٹر سے زیادہ زیر زمین drilling کے نتیجے اور تقریباً 10,000 لیبارٹری ٹیسٹ (سوئزرلینڈ شامل ہیں) سے حوصلہ افزاء نتیجہ سامنے آیا ہے کہ اس خام لوہے کی Ore کے ساتھ موجود دیگر قیمتی دھاتوں کو علیحدہ کرنا بھی ممکن ہے اس تحقیق کے نتیجے میں تین قسم کی درج ذیل صنعتیں / سرمایہ کاری کا قیام زیر غور ہے۔

1. جدید طریقوں پر مبنی زیر زمین کانکنی
2. خام لوہے کی پروسیسنگ کے ذریعے Iron ore concentrate کا حصول
3. سٹیل مل کا قیام ان تینوں سرمایہ کاری اہداف کا جامع Business فزیبلیٹی سٹڈی اور Concession Package بنانے اور ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کا انتخاب کرنے کے لئے بین الاقوامی مسابقتی طریقے سے درج ذیل کنسورشیم پچھلے 9 ماہ سے دن رات محنت سے کام کر رہا ہے۔

1. DMT (Germany) (Lead)
2. Mines & Metals (Germany)
3. Endeavour Financial (UK)

4. Nespak(Pakistan)

اس کنسورشیم کا کام مکمل ہونے پر حکومت پنجاب اس سال ملکی و بیرونی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لئے بین الاقوامی Road Shows کا ارادہ رکھتی ہے مختصراً مقامی لوہے سے چلنے والی پاکستان کی پہلی Steel Mill کے قیام کے لئے سائنسی بنیادوں پر جاری کوشش اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔

چنیوٹ میں کھیلوں کے گراؤنڈز اوران کے لئے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*8464: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ کے آس پاس کے اضلاع سرگودھا، فیصل آباد، جھنگ اور حافظ آباد میں کن کن گیمز کے لئے گراؤنڈز، جیمنیزیم ان ڈور پروٹوٹائپ ہالز مہیا کئے گئے ہیں اور انہیں سالانہ کتنی گرانٹ دی جاتی ہے اور کتنا کتنا عملہ تعینات ہے تفصیل علیحٰدہ علیحٰدہ ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع چنیوٹ میں دیگر اضلاع کی طرح کون کون سے گراؤنڈز کس کس جگہ واقع ہیں ان میں کتنا کتنا عملہ متعین کیا گیا ہے اور کھیلوں کے میدانوں کو آباد رکھنے کے لئے سالانہ کتنا فنڈ مہیا کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ میں نے بجٹ 17-2016 کے لئے مختلف گراؤنڈز کی تعمیر کے لئے تجاویز دی تھیں دوسرے اضلاع کو اس فنڈ سے کتنا حصہ دیا گیا ہے اور ضلع چنیوٹ کو کتنا فنڈ دیا گیا ہے کیا حکومت اس سال ضلع چنیوٹ میں گراؤنڈز تعمیر کرنے کے لئے فنڈز مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، کراٹے، جم وغیرہ کی سہولیات کے لئے تحصیل سمندری اور تاندلیانوالہ میں پروٹوٹائپ جیمنیزیم مہیا کئے گئے ہیں۔ ان دونوں جیمنیزیم میں missing facilities کا کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ تحصیل جڑانوالہ اور تحصیل چک جھمرہ میں بھی پروٹوٹائپ جیمنیزیم زیر تعمیر ہیں۔

ان پروٹوٹائپ جیمنیزیم کو سالانہ کسی قسم کی کوئی گرانٹ نہیں دی جاتی۔

پروٹوٹائپ جیمنیزیم سمندری سپورٹس بورڈ پنجاب، لاہور کی طرف سے دو چوکیدار عارضی بنیادوں پر فراہم کئے گئے ہیں۔

پروٹوٹائپ جیمنیزیم تاندلیانوالہ میں سپورٹس بورڈ پنجاب لاہور کی جانب سے عارضی بنیادوں پر درج ذیل عملہ تعینات ہے:

الیکٹریشن	تین عدد	پلمبر	ایک عدد
چوکیدار	تین عدد	خاکروب	دو عدد

ضلع جھنگ میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، کراٹے، جم وغیرہ کی سہولیات کے لئے ایک پروٹوٹائپ جیمنیزیم مہیا کیا گیا ہے جبکہ ایک پروٹوٹائپ جیمنیزیم تحصیل شورکوٹ میں زیر تعمیر ہے۔

ان پروٹوٹائپ جمنیزیم کو سالانہ کسی قسم کی کوئی گرانٹ نہیں دی جاتی۔

ان جیمنیزیم کو چلانے کے لئے تاحال مستقل بنیادوں پر کوئی عملہ تعینات نہ کیا گیا ہے۔ ضلع انتظامیہ نے اپنے طور پر کچھ عملہ عارضی بنیادوں پر مہیا کیا ہوا ہے۔

ضلع جھنگ:

ضلع جھنگ میں مندرجہ ذیل تین گراؤنڈز زیر تعمیر ہیں۔

1. تعمیر ہاکی گراؤنڈ، نزد ریاض چوک، سیٹلائٹ ٹاؤن۔
2. تعمیر کرکٹ گراؤنڈ محلہ داؤد شاہ۔
3. تعمیر سپورٹس سٹیڈیم، منڈی شاہ جیونہ۔

ضلع سرگودھا:

ضلع سرگودھا میں ہاکی، فٹبال، باسکٹ بال اور جمنیزیم مہیا کئے گئے ہیں اور ان کا بجٹ بھی چار لاکھ مہیا کیا گیا ہے۔ ہاکی گراؤنڈ میں چار ملازمین بھی کام کر رہے ہیں اور کرکٹ گراؤنڈ میں چار بیلدار کام کر رہے ہیں باقی ضلع بھر میں کسی جگہ کوئی نہیں ہے۔

ضلع حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد میں جمنیزیم حافظ آباد اور جمنیزیم پنڈی بھٹیاں ADP Schemes کے تحت منظور کئے گئے جمنیزیم حافظ آباد میں missing facilities کا کام آخری مراحل میں ہے جب کہ جمنیزیم پنڈی بھٹیاں کا کام تقریباً 90 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔

علاوہ ازیں Development of Sports Facilities around Schools Clusters in 24 Districts at Tehsil Level in Punjab ADP Scheme(2009-10) کے تحت ضلع حافظ آباد میں مندرجہ ذیل سکول و کالج میں Facilities Sports مہیا کی گئیں۔

1. گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ا حافظ آباد اور گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ا پنڈی بھٹیاں ہاکی گراؤنڈ اور باسکٹ بال کورٹ۔
2. گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ونیکے تارڑ بیڈمنٹن ہال، باسکٹ بال کورٹ، فٹبال گراؤنڈ۔
3. گورنمنٹ کالج حافظ آباد فٹ بال گراؤنڈ۔

مندرجہ بالا گراؤنڈز اور جمنیزیم حافظ آباد کے لئے دو چوکیدار daily wages کے طور پر پنجاب سپورٹس بورڈ کی طرف سے تعینات کئے گئے ہیں۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں میونسپل کمیٹی، چنیوٹ کے زیر انتظام ایک ہی ہاکی کا گراؤنڈ واقع ہے۔ اس کے علاوہ مختلف سکولز اور کالج میں فٹ بال اور کرکٹ گراؤنڈز واقع ہیں۔ ان گراؤنڈز میں سپورٹس کا کوئی عملہ تعینات نہ ہے اور نہ ہی گراؤنڈز کو آباد رکھنے کے لئے سالانہ فنڈ مہیا کیا گیا ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں بجٹ 17-2016 میں صرف دو گراؤنڈز کے لئے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ مگر ان کی تعمیر کا کام ابھی تک شروع نہ ہو سکا ہے۔ مہیا کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. فنڈز برائے تعمیر سٹیڈیم جڑانوالہ 80 لاکھ روپے۔
2. فنڈز برائے تعمیر کوئلے والی گراؤنڈ سمن آباد 50 لاکھ روپے۔

ضلع چنیوٹ میں سال 17-2016 میں تین گراؤنڈز کی تعمیر / اپ گریڈیشن کی سکیمیں زیر غور ہیں جو کہ پنجاب مینجمنٹ یونٹ (PMU) کے زیر انتظام مکمل کی جائیں گی جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. ہاکی گراؤنڈ، سیٹلائٹ ٹاؤن۔

2. فٹبال گراؤنڈ، اسلامیہ کالج فار بوائز۔
3. کرکٹ گراؤنڈ اسلامیہ ہائی سکول۔

پنجاب میں معدنیات کے ذخائر سے متعلقہ تفصیلات

*8612: میاں نصیر احمد: کیا وزیر کانکنی ومعدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کون کون سے علاقوں میں معدنیات موجود ہیں؟

(ب) پنجاب میں کانوں کو لیز پر دینے یا فروخت کرنے کے طریق کار سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) جولائی 2013 سے دسمبر 2016 تک کانوں کی لیز یا فروخت سے حکومت کو کتنی آمدن وصول ہوئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) پنجاب کے مختلف علاقوں میں درج ذیل معدنیات پائی جاتی ہیں۔

راولپنڈی ڈویژن:	کوئلہ، نمک، لائم سٹون، جپسم، سینڈ سٹون، عام ریت اور گریول
سرگودھا ڈویژن:	خام لوہا، کوئلہ، نمک، جپسم، فائر کلے، سیلکا سینڈ، لائم سٹون، سینڈ سٹون / ڈائیورائٹ / ٹف / بسالٹ اور عام ریت
ڈیرہ غازی خان ڈویژن:	کوئلہ، جپسم، فلر ارتھ، لائم سٹون، آئرن اور گریول اور عام ریت

ان تین ڈویژن کے علاوہ پنجاب کے باقی ڈویژنوں میں صرف عام ریت کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

(ب) پنجاب میں کانوں کو لیز پر دینے کے لئے حکومت پنجاب نے پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 نوٹیفائیڈ کئے ہوئے ہیں جن کے تحت کوئلہ، Iron Ore ذخائر کی دریافت کے لئے پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر طویل المیعاد لیز پر دی جاتی ہے باقی تمام معدنیات بذریعہ نیلام عام لیزوں پر دی جاتی ہیں جب کہ سیمنٹ سازی کے کارخانوں کے لئے لائم سٹون و جپسم کی لیزیں بذریعہ درخواست فی ٹن رائیلٹی کی بنیاد پر دی جاتی ہیں۔

(ج) جولائی 2013 سے دسمبر 2016 تک حکومت کو کانوں سے مبلغ -/12,94,85,11,011 روپے آمدن ہوئی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا میں معدنیات کے ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*8614: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر کانکنی ومعدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں معدنیات کے کل کتنے ذخائر کہاں کہاں پائے جاتے ہیں تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ان ذخائر کا ٹھیکہ کس کس ٹھیکیدار یا کمپنی کو دیا گیا ہے اور کب سے، معدنیات، ٹھیکیدار یا کمپنی کا نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ معدنیات سے سال 2012 تا 2016 محکمہ کو کل کتنی آمدن حاصل ہوئی علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل کے ساتھ بیان کریں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) تحصیل ٹیکسلا راولپنڈی میں لائم سٹون کے ذخائر وافر مقدار میں مارگلہ ویلی، زیارت، بن بھولہ، چھوکر، ڈھوک گلاب،، بہوٹی پنڈ، باباولی قندھاری، گٹیا بل، بجاڑ میں پائے جاتے ہیں علاوہ ازیں ایک پراسپکٹنگ لائسنس برائے آئرن اور ایک لیٹر ائٹ برائے تلاش معدن الاٹ کئے گئے ہیں جبکہ سینڈ گریول کے ذخائر عثمان کھٹر اور نکو میں موجود ہیں۔

(ب) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں لائم سٹون، سینڈ گریول، اور پراسپکٹنگ لائسنس برائے آئرن اور لیٹرائٹ برائے پٹہ داران / لائسنسداران اور تین عدد رقبہ جات سیمنٹ فیکٹریز کو عطا شدہ ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) عرصہ 2012 تا 2016 تحصیل ٹیکسلا راولپنڈی میں مندرجہ ذیل آمدنی ہوئی۔

سیریل نمبر	سال	آمدنی (روپے)
1	2012-13	6,25,67,785
2	2013-14	8,07,23,631
3	2014-15	8,73,86,544
4	2015-16	7,75,83,466
5	2016-17	53,19,19,287

ضلع گجرات میں کھیلوں کے فروغ پر خرچ ہونے والے بجٹ کی تفصیل

*8716: حاجی عمران ظفر: کیاوزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں سال 15-2014 اور 16-2015 میں حکومت نے کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا تھا؟

(ب) ان سالوں میں جو بجٹ رکھا گیا تھا کن کن مدات میں خرچ کیا گیا سال وار مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) 16-2015 میں ہونے والے سپورٹس فیسٹیول اور جشن بہاراں پر کتنے اخراجات کئے گئے، ہر ایونٹ پر ہونے والے اخراجات کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) ضلعی حکومت کی طرف سے ضلع گجرات میں سال 15۔2014 میں کھیلوں کے لئے 22 لاکھ 75 ہزار روپے مختص کئے گئے اور سال 16۔2015 میں 33 لاکھ 75 ہزار روپے مختص کئے گئے اور یہ بجٹ ڈی سی او کی منظوری کے بعد استعمال کیا جاتا ہے جبکہ پنجاب حکومت کی طرف سے کھیلوں کے انفراسٹرکچر کے لئے سال 15۔2014 میں 18.090 ملین روپے اور سال 16۔2015 میں 88.486 ملین روپے ADP میں رکھے گئے۔

(ب) تفصیل اخراجات برائے سال 15۔2014

.1	14 اگست کے حوالے سے کرکٹ میچ اکتوبر 2014	40 ہزار روپے۔
.2	واک کراچی تا اسلام آباد کھانا	16 ہزار 800 روپے۔
.3	ہاکی میچ 14 اگست 2014	69 ہزار 300 روپے۔
.4	تقریب آزادی مشہور بینر	59 ہزار روپے۔
.5	تقریب آزادی متفرق بل	39 ہزار 500 روپے۔
.6	نیزہ بازی	95 ہزار روپے۔
.7	نیزہ بازی بسلسلہ 14 اگست نومبر 2014	ایک لاکھ 81 ہزار 950 روپے۔
.8	ڈف کرکٹ میچ	6 ہزار روپے۔
.9	ڈف کرکٹ گرانٹ لالہ موسیٰ جنوری 2015	50 ہزار روپے۔

10. ڈف کرکٹ چیمپئن شپ 50ہزار روپے۔
11. ڈف کرکٹ کے لئے کھیلوں کا سامان 50ہزار روپے
12. ڈف کرکٹ سامان برائے چیمپئن شپ 50ہزار روپے۔
13. انٹر ڈسٹرکٹ ٹیپ بال چیمپئن شپ 29ہزار960روپے۔
14. ڈف کرکٹ نقد انعام 24ہزار۔
15. نیزہ بازی کلیوال سیداں نقد انعام 24ہزار۔
16. نیزابازی کلیوال سیداں نقد انعام ایک لاکھ روپے۔
17. نیزابازی جشن بہاراں نقد انعام 2015 6لاکھ30ہزار (ٹرافیاں، گھوڑ ٹرافی، ریفریشمنٹ وغیرہ)
18. میلہ جشن بہاراں جون، 2015، 95ہزار250روپے۔
19. فلڈ لائٹ کرکٹ میچ شہباز شریف پارک 25ہزار روپے۔
20. گرانٹ ان ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن 25ہزار روپے۔
21. بقیہ گرانٹ ان ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن 25ہزار روپے۔
22. گرانٹ کرائے تن شن 50ہزار روپے۔
23. مٹی نندی پور، سکرین، ٹائیل، سکور بورڈ ظہور الٰہی سٹیڈیم گجرات ایک لاکھ 49ہزار روپے۔

(ج) سال16-2015میں سپورٹس فیسٹیول منعقد نہ ہوا ہے جبکہ جشن بہاراں کے موقع پر ہونے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. شہباز شریف فلڈ لائٹ رمضان کرکٹ ٹورنامنٹ ایک لاکھ 54ہزار روپے
2. جشن آزادی کبڈی میچ / ملی نغمہ مقابلہ سپورٹس ریلی شہباز شریف گراؤنڈ پارک گجرات دو لاکھ 17ہزار960روپے
3. کرکٹ معین الدین پور کرکٹ کلب 24ہزار750روپے
4. کبڈی میچ ظہور الٰہی سٹیڈیم 6۔ ستمبر 46ہزار900روپے۔
5. ٹینکی گراؤنڈ مٹی 30ہزار روپے۔
6. شہباز شریف کرکٹ گراؤنڈ لگایا گیا، کلب کا سامان وغیرہ 85ہزار819روپے۔
7. کرکٹ سٹیڈیم وکٹ اور نٹ لگایا گیا جلال پور جٹاں 46ہزار روپے۔

8.	والی بال میچ شیخوپورہ	25ہزار روپے۔
9.	فٹبال گرانٹ ان ایڈ ایم پی اے چودھری شبیر کوٹلہ	ایک لاکھ 50ہزار روپے۔
10.	ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میچ ظہور الٰہی سٹیڈیم	25ہزار روپے۔
11.	والی بال میچ ظہور الٰہی سٹیڈیم	25ہزار روپے۔
12.	گجرات کبڈی ٹیم فیصل آباد گئی۔	63ہزار 200روپے۔
13.	بیڈ منٹن گرلز / بوائز گولڈ کپ جیمنیزیم ہال	1لاکھ 15ہزار روپے۔
14.	گھاس ظہور الٰہی سٹیڈیم	14ہزار 500روپے۔
15.	بلائنڈ کرکٹ ٹیم انڈیا گئی	75ہزار روپے
16.	پاکستان اسلامیہ سکول سدوال کٹ، یونیفارم وغیرہ	32ہزار 500روپے۔
17.	شہدا آرمی سکول ہاکی میچ زمیندار کالج گجرات (کرسیاں، صوفے، ساؤنڈ سسٹم)	32ہزار 450روپے۔
18.	ڈیف سکول سپورٹس گالا شوز / ٹریک سوٹ / کھانا / ریفریشمنٹ وغیرہ	12ہزار 504روپے۔ 700کھلاڑیوں کے لئے
19.	تیکوانڈو ٹیم گوجرانوالہ گئی	24ہزار 600روپے۔
20.	نٹ بال ایسوسی ایشن کرکٹ ان ایڈ	ایک لاکھ روپے۔
21.	کرکٹ میچ / ضلعی انتظامیہ جج صاحبان	90ہزار 760روپے۔
22.	نیزہ بازی کلیوال سیداں گرانٹ ایڈ	ایک لاکھ روپے۔
23.	سائیکل ریس قصور تا راولپنڈی / کھانا	25ہزار 900روپے۔
24.	ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میچ	49ہزار 700روپے۔
25.	ڈویژن بیڈ منٹن بوائز / گرلز ٹورنامنٹ جیمنیزیم ہال گجرات، کیش پرائز، ٹرافیاں، کرسیاں اور صوفے وغیرہ	ایک لاکھ 18ہزار روپے۔
26.	سامان سپورٹس پریس کلب گجرات	54ہزار 919روپے۔
27.	جشنِ بہاراں، نیزہ بازی	12لاکھ 95ہزار 48روپے۔
28.	بلائنڈ کرکٹ میچ ٹی ٹوئنٹی	78ہزار 500روپے۔
29.	مسل مینیا ٹورنامنٹ جیمنیزیم ہال	ایک لاکھ روپے۔
30.	باڈی بلڈرز پاکستان نقد انعام	10ہزار روپے۔

31. جشن جلال پور جٹاں کرکٹ میچ	50ہزار روپے۔
32. بلائنڈ کرکٹ میچ	21ہزار روپے۔
33. تیکوانڈو ٹیم ساہیوال گئی۔	32ہزار روپے۔
34. ڈی سی او گولڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ	50ہزار روپے۔
35. نقد کیش بلائنڈ کرکٹ ٹینکی والی گراؤنڈ	10ہزار روپے۔

ضلع میانوالی میں معدنیات کی مقدار اور ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*8782: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میانوالی میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں، کہاں کہاں اور کتنی مقدار، میں ان سے سالانہ کتنی پیداوار حاصل ہوتی ہے؟

(ب) ان سے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی آمدن حاصل ہوئی ہے ؟

(ج) ان کا ٹھیکہ کن کن افراد کو کب دیا گیا تھا ٹھیکہ دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(د) کیا ٹھیکیدار کے لئے کوئی مقدار مقرر ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کتنی اور کون کون سی معدنیات نکال سکتا ہے؟

(ہ) مذکورہ ٹھیکہ جات کس اتھارٹی نے دیئے تھے اور کون کون سی اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) میانوالی میں چونے کا پتھر (لائم سٹون)، سلیکا سینڈ، فائر کلے، نمک، جپسم، آئرن اور چائنا کلے، آر جیلیشیس کلے، باکسائٹ، اوکر، لیٹرائٹ، کوئلہ و عام ریت کے ذخائر موسیٰ خیل، چھپدرہ، سوائس، پائی خیل، داؤد خیل، کالاباغ، کمر مشانی، خیر آباد، چڈو والا اور مکڑوال کے علاقہ جات میں پائے جاتے ہیں ان معدنیات کی سالانہ پیداوار کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع میانوالی میں گزشتہ تین سالوں کے دوران مندرجہ ذیل آمدن ہوئی۔

آمدن(روپے)	سال
34,89,81,736	2014-15
11,93,99,037	2015-16
25,19,82,154	2016-March,2017

(ج) پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت کوئلہ ، آئرن اور باکسائٹ وغیرہ کے لائسنس معدن کی تلاش کے لئے پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر عطا کئے جاتے ہیں پھر ان لائسنس کو کارکردگی کی بنیاد پر طویل المیعاد پٹہ جات میں تبدیل کر دیا جاتا ہے تاہم اس کے علاوہ اس رقبہ جات جن میں معدن ثابت ہوا ان کو بذریعہ نیلام عام عطا کیا جاتا ہے مزید یہ کہ ادنیٰ معدنیات جن میں سینڈ سٹون،عام ریت ، گریول اور سلیٹ سٹون شامل ہیں اور متعلقہ اضلاع میں بذریعہ نیلام عام لیز پر عطا کی جاتی ہیں ٹھیکیدار ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ٹھیکیدار کے لئے کسی بھی معدن کو نکالنے کی مقدار مقرر نہ ہے البتہ ٹھیکیدار الاٹ شدہ معدن کی مقدار مارکیٹ ڈیمانڈ کے مطابق پیداوار حاصل کرتا ہے اور نکالی گئی مقدار پر حکومت پنجاب کو فی ٹن رائلٹی ادا کرتا ہے تاہم ٹھیکیدار صرف وہی معدن نکال سکتا ہے۔ جس معدن کے لئے اسکو پٹہ عطا کیا گیا ہو۔

(ہ) مذکورہ پٹہ جات لائسنسنگ اتھارٹی دیتی ہے جو کہ ڈائریکٹر معدنیات اور ڈائریکٹر جنرل معدنیات ہیں لائم سٹون کے پٹہ جات الاٹ کرنے کے لئے روزنامہ دنیا، پاکستان اور نوائے وقت جبکہ عام ریت کے پٹہ جات الاٹ کرنے کے لئے روزنامہ جنگ، نوائے وقت ، ایکسپریس، خبریں اوصاف اور پاکستان میں اشتہارات شائع کئے گئے تھے۔

ضلع چنیوٹ میں کھیلوں کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*8937: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چنیوٹ میں نوجوانوں کے لئے سپورٹس کی کیا کیا سہولیات موجود ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) چنیوٹ میں نوجوانوں کے لئے کون کون سے سپورٹس کے مقابلہ جات ہو پائے ہیں اور آئندہ حکومت اس سلسلہ میں کیا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) چنیوٹ میں سپورٹس کی مندرجہ ذیل سہولیات میسر ہیں۔

1. ہاکی گراؤنڈ چنیوٹ
2. فٹ بال گراؤنڈ اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ جھمرہ روڈ
3. کرکٹ گراؤنڈ کالج چنیوٹ
4. بیڈمنٹن ہال TMA چنیوٹ
5. فٹبال گراؤنڈ بھوآنہ
6. کرکٹ گراؤنڈ بھوآنہ
7. باسکٹ بال بھوآنہ
8. والی بال بھوآنہ
9. فٹبال گراؤنڈ چک نمبر 238 ج ب بھوآنہ
10. باسکٹ بال چک نمبر 238 ج ب بھوآنہ
11. فٹبال گراؤنڈ چک نمبر 157 ج ب بھوآنہ
12. کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر 223 ج ب شرقی تحصیل بھوآنہ
13. کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر 14،13 ساڑھ والا تحصیل چنیوٹ
14. چک نمبر 10 دولووالا تحصیل چنیوٹ
15. کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر 144 ج ب تحصیل چنیوٹ
16. فٹبال گراؤنڈ چک نمبر 130 ج ب تحصیل چنیوٹ

(ب) چنیوٹ میں دو مرتبہ پنجاب یوتھ فیسٹیول پروگرام ہوئے مقابلہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	کرکٹ	2۔	ہاکی
3۔	تیکوانڈو	4۔	کبڈی

پنجاب گیمز کرانے کے بارے میں پلاننگ / تیاری ہو رہی ہے۔

صوبہ میں سال 16-2015 میں کھیلوں پر خرچ ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9240: محترمہ شُنیلارُوت: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 میں صوبہ بھر میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) کس کھیل پر کتنا بجٹ خرچ ہوا تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنجاب میں لائم سٹون اور سینڈ سٹون سے آمدن و دیگر تفصیلات

1638: رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے لائم سٹون اور سینڈ سٹون کے نیلام عام کی تفصیل سال 16-2015 کی ضلع وار بتائی جائے؟

(ب) محکمہ معدنیات پنجاب نے لائم سٹون اور سینڈ سٹون کے ضلع وار 2008، 2013 اور 2016 میں کتنے بلاک نیلام ہوئے اور ان سے ضلع وار کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) نئے معدنی رولز 2016 کے تحت جو بلاک ضلع وار نیلام ہوئے ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) محکمہ معدنیات پنجاب کو جہاں پر لائم سٹون اور سینڈ سٹون سے خاطر خواہ آمدن حاصل ہو رہی ہے وہاں پر لوگوں کی فلاح و بہبود، سڑکات کی بہتری اور نئے سکولوں و کالجز کے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) پنجاب کے اضلاع سرگودھا، چکوال، اٹک اور خوشاب میں 16-2015 میں سینڈ سٹون کے نیلام عام کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے جبکہ 2015 میں لائم سٹون کی کوئی نیلامی نہ ہوئی البتہ 2016 میں لائم سٹون کی نئی پالیسی اور سپریم کورٹ کے آرڈر

مورخہ 2016-08-03 کی روشنی میں ضلع راولپنڈی میں لائم سٹون کی نیلامی مورخہ 2016-08-19 کو منعقد کی گئی جس کے تحت مارگلہ بفر زون سے باہر 45 بلاکس عرصہ پانچ سال کے لئے نیلام کئے گئے ہیں جن کی تفصیل بطور ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) محکمہ معدنیات پنجاب نے لائم سٹون اور سینڈ سٹون کے ضلع وار 2008، 2013 اور 2016 میں کل ضلع وار 161 بلاکس نیلام ہوئے جن کی تفصیل بطور ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ ان بلاکس سے ضلع وار درج ذیل آمدن ہوئی:

نام ضلع	لائم سٹون(2008)	سینڈ سٹون(2008)
سرگودھا	Nil	5,66,84,222/- روپے
اٹک	1,29,69,750/- روپے	Nil
راولپنڈی	4,77,500/- روپے	Nil
چکوال	17,46,750/- روپے	46,53,000/- روپے
خوشاب	20,49,000/- روپے	72,85,000/- روپے
میانوالی	21,66,250/- روپے	Nil
جہلم	--	77,10,000/- روپے
ڈی.جی.خان	5,20,000/- روپے	Nil
نام ضلع	لائم سٹون(2013)	سینڈ سٹون(2013)
سرگودھا	Nil	5,86,11,000/- روپے
اٹک	Nil	1,85,000/- روپے
خوشاب	Nil	8,30,000/- روپے
چکوال	Nil	47,55,000/- روپے
جہلم	Nil	82,10,000/- روپے
نام ضلع	لائم سٹون(2016)	سینڈ سٹون(2016)
راولپنڈی	7,73,24,810/- روپے	Nil
سرگودھا	Nil	15,82,57,500/- روپے
چکوال	Nil	70,65,000/- روپے
اٹک	Nil	1,75,000/- روپے
خوشاب	Nil	70,000/- روپے
جہلم	Nil	2,80,000/- روپے

(ج) پنجاب معدنی رولز2002میں نئی ترامیم مجریہ2016کے تحت سینڈ سٹون کے بلاکس ضلع چکوال ضلع سر گودھا، ضلع اٹک، ضلع جہلم اور ضلع خوشاب میں نیلام ہوئے جن کی ضلع وار تفصیل بطور ضمیمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) جن اضلاع سے لائم سٹون، سینڈ سٹون نکل رہا ہے ان اضلاع میں راولپنڈی، چکوال، جہلم، اٹک، خوشاب، میانوالی، ڈیرہ غازی خان، اور سر گودھا شامل ہیں۔ ان علاقوں میں محکمہ معدنیات و کانکنی اپنے ذیلی ادارے مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کے ذریعے مائینز ورکرز کی فلاح و بہبود کے لئے تعلیم، صحت، واٹر سپلائی اور رہائش کے شعبہ میں سہولیات مہیا کر رہا ہے جس کی تفصیل برائے سال 2015-16 ضمیمہ (ر)ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

راولپنڈی: تحصیل ٹیکسلا میں کھیلوں کے فروغ سے متعلقہ تفصیلات

1806: **حاجی ملک عمر فاروق**: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا میں سال 2015-16 اور 2016-17 میں حکومت نے کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا تھا؟

(ب) مذکورہ بجٹ کن کن مدات میں خرچ کیا گیا؟

(ج) مذکورہ تحصیل میں گزشتہ سال ہونے والے سپورٹس فیسٹیول میں کتنے اخراجات ہوئے، ہر ایونٹ کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بیان فرمائیں؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) سال 2015-16 کے لئے پنجاب حکومت نے کھیلوں کے فروغ کے لئے 30 لاکھ روپے مختص کئے۔

سال 2016-17 کے لئے پنجاب حکومت نے کھیلوں کے فروغ کے لئے 10 لاکھ 60 ہزار روپے مختص کئے۔

(ب) سال 2015-16 میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

سال 17-2016 میں کل 2 لاکھ 84 ہزار 50 روپے خرچ کئے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے
:

1. بینرز، پین، برائے والی بال ٹورنامنٹ -/91050 روپے
2. انعامات -/93500 روپے
3. نقد انعامات -/99500 روپے

ٹوٹل -/284050 روپے

(ج) تحصیل ٹیکسلا میں گزشتہ سال کوئی سپورٹس فیسٹیول نہیں ہوا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال تھا۔

جناب سپیکر: نہیں۔ بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! کچھ رپورٹیں ہیں اس کے بعد آپ بات کرنا۔ کل معزز ممبر نے ایک issue raise کیا تھا کہ اس پر کمیٹی constitute کی جائے تو میں نے درج ذیل ممبران پر مشتمل یہ کمیٹی constitute کر دی ہے۔

1. انجینئر قمر الاسلام راجہ، ایم پی اے
2. رانا محمد ارشد، سپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر
3. محترمہ مہوش سلطانہ، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن
4. میاں مرغوب احمد، ایم پی اے
5. چودھری محمد اکرام، ایم پی اے
6. چودھری اشرف علی انصاری، ایم پی اے
7. محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے
8. سید حسین جہانیاں گردیزی، ایم پی اے
9. قاضی عدنان فرید، ایم پی اے

10. میاں محمد اسلم اقبال، ایم پی اے

11. سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے

اس کے علاوہ concerned minister بھی اس کمیٹی کا ممبر ہو گا۔ یہ کمیٹی ایک مہینے کے اندر اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ پنجاب 2014، میڈیکل سرجیکل آئٹمز کی خریداری میں بدعنوانی، بے ضابطگیوں کے الزام کے حوالے سے اٹھائے گئے پوائنٹ آف آرڈر، تحریک التوائے کار نمبر 618، نشان زدہ سوالات نمبر 3020، 7148، 3559 اور زیرو آر نوٹس نمبر 176 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

(1) The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014. (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)

(2) Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a Point of Order regarding allegations of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items.

(3) Adjournment Motion No.618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

(4) Starred Question No.3020 asked by Mrs Nighat Sheikh, MPA (W-347)

(5) Starred Question No.7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

(6) Starred Question No.3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222)

(7) Zero Hour No. 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

(1) The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014. (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)

(2) Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a Point of Order regarding allegations of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items.

(3) Adjournment Motion No.618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

(4) Starred Question No.3020 asked by Mrs Nighat Sheikh, MPA (W-347)

(5) Starred Question No.7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

(6) Starred Question No.3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222)

(7) Zero Hour No. 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1) The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014. (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)
2) Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a Point of Order regarding allegations of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items.
3) Adjournment Motion No.618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
4) Starred Question No.3020 asked by Mrs Nighat Sheikh, MPA (W-347)
5) Starred Question No.7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)
6) Starred Question No.3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222)

7) Zero Hour No. 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد انیس قریشی مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 7183 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد افضل گل مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو وینڈ پنجاب 2017 اور نشان زدہ سوالات نمبر 7350 اور 8872 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد افضل گل: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

(1) The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq MPA (W-299)

(2) Starred Question No.7350 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (271)

(3) Starred Question No.8872 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

(1) The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq MPA (W-299)

(2) Starred Question No.7350 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (271)

(3) Starred Question No.8872 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

(1) The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq MPA (W-299)

(2) Starred Question No.7350 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (271)

(3) Starred Question No.8872 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب آصف محمود مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

زیرو آور نوٹس نمبر 175 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب آصف محمود: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Zero Hour No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Zero Hour No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Zero Hour No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: باؤ اختر علی مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 7108، 7122 اور 7124 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

باؤ اختر علی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

(1) Starred Question Nos.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

(2) Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

(3) Starred Question No.7124 asked by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

(1) Starred Question Nos.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

(2) Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

(3) Starred Question No.7124 asked by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

(1) Starred Question Nos.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

(2) Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

(3) Starred Question No.7124 asked by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: ڈاکٹر مراد راس مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر مراد راس: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: قاضی احمد سعید مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے پہلے فرمایا تھا کہ میں مجالس قائمہ کی reports پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کروالوں پھر

آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دوں گا تو اب آپ مجھے بات کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لاہور ہائی کورٹ نے کل پھر ایک تاریخ ساز فیصلہ سُنایا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے دورُکنی بنچ نے یہ فیصلہ سُنایا ہے جس کی سربراہی چیف جسٹس منصور علی شاہ کر رہے تھے۔ انہوں نے شریف خاندان کی شوگر ملوں کی منتقلی کے فیصلے کو illegal اور غیر آئینی قرار دیتے ہوئے اسے مسترد کر دیا ہے۔ ہم عدلیہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ پاکستان کے کروڑوں عوام جو کہ پسے ہوئے ہیں اور جنہیں کہیں سے بھی انصاف نہیں مل رہا تھا اب انہیں اعلیٰ عدلیہ نے انصاف دینا شروع کر دیا ہے۔ اب مقتدر حلقوں کا countdown شروع ہو گیا ہے اور عدالتیں جرأت مندانہ انداز سے merit پر جمہوریت کے اصل ثمرات عام آدمی کو پہنچا رہی ہیں۔ حکمران خاندان صرف اپنے ہی گرد ساری جمہوریت کو سمیٹے ہوئے ہے۔ ان فیصلوں سے وسائل کی منصفانہ تقسیم اور
عام آدمی کی زندگی کو relief ملنے کی امید پیدا ہوئی ہے تو جناب میں آپ سے یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ ہم نے وزیر اعلیٰ کے خلاف ایک reference آپ کے پاس پیش کیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ یہ sub-judice ہے تو میں اس کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اب عدالت کی طرف سے فیصلہ آ گیا کہ یہ conflict of interest تھا اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے oath سے رُوگردانی کی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے oath لیا تھا کہ عوامی اور قومی مفادات کے اوپر اپنے ذاتی مفاد کو ترجیح نہیں دیں گے لیکن غیر آئینی طور پر ایک استثناء لیتے ہوئے اپنے ہی خاندان کی تین ملیں جس میں اُن کی بیگم صاحبہ اور اُن کے سارے بچے اُن ملوں کے ڈائریکٹرز ہیں تو بات یہ ہے کہ دنیا کے کس ملک میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک وزیر اعلیٰ قانون کی دھجیاں اُڑائے؟ یہ بات میں خود نہیں کہہ رہا بلکہ یہ عدلیہ کہہ رہی ہے کہ انتظامیہ نے 8- مئی 2015 سے لے کر فروری 2017 تک آٹھ سے زائد مرتبہ عدالتی حکم امتناہی کی خلاف ورزی کی اور عدالت سے جھوٹ بھی بولا۔ ملز انتظامیہ کی طرف سے عدالتی فیصلوں کو ہوا میں اُڑایا گیا، یہ اس سارے معاملے کا سیاہ ترین پہلو ہے۔ سپریم کورٹ کا double bench کسی شخص کے بارے

میں اگر اس طرح کے remarks دے تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم reference دوبارہ take up کرتے ہیں یا میں وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو مشورہ دوں گا کہ بجائے اس کے کہ آپ reference کے نتیجے میں de-seat ہوں تو آپ مستعفی ہو جائیں۔ میاں محمد نواز شریف کو ساری قوم کہتی رہی کہ آپ استعفیٰ دے دیں لیکن وہ بضد رہے اور بلآخر سپریم کورٹ نے انہیں نااہل کر دیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ایسے بات نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ایک اچھی روایت ڈالنی چاہئے۔ میاں محمود الرشید سینئر پارلیمنٹیرین ہیں وہ تقریر فرما رہے تھے اور ہم بڑے غور سے سُن رہے تھے اب اخلاقی طور پر ہماری بات بھی سُن لیں۔ میاں صاحب! کل آپ اپنی طرف سے ہمیں بڑا پُر مغز بھاشن دے رہے تھے کہ الیکشن کمیشن نے فلاں کو نوٹس جاری کر دیا، فلاں کو نوٹس جاری کر دیا۔ میاں صاحب! پرسوں سے آپ کو بھی نوٹس جاری ہوا ہے اور آج کے تمام اخبارات میں یہ خبر ہے۔ دوسرے کی آنکھ کا تنکا وہ نکال سکتا ہے جس کی اپنی آنکھ میں شہتیر نہ ہو۔ آپ کی اپنی آنکھ میں شہتیر ہے اس لئے آپ دوسرے کی آنکھ کا تنکا نہیں دیکھ سکتے لہٰذا پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر نکالیں اُس کے بعد جواب دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اختلاف کی طرف سے وزیراعلیٰ کے خلاف نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب کی بات بھی سُننے دیں کیونکہ ایسے اچھا نہیں لگتا۔
Order please, order please, order in the house.

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہماری خواتین بہنیں آرام سے بیٹھیں۔ ہم ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں جا رہے ہیں اُس کے لئے ہمارے پاس 30 دن کا وقت ہے اور اُس کے بعد کوئی فائنل فیصلہ آتا ہے تو پھر اس پر بات کریں لیکن انتہائی دُکھ اور شرم کی بات ہے کہ ہم دوسروں کی بات کرتے ہیں لیکن اپنی طرف نہیں دیکھتے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے وزیراعلیٰ کے خلاف نعرے بازی)

جناب سپیکر! روزنامہ "دُنیا" کے صفحہ نمبر 8 پر خبر کے مطابق الیکشن کمیشن آف پاکستان نے میاں محمود الرشید کو نوٹس جاری کیا ہے اور یہ اخبار بھی میرے پاس ہے۔ میاں صاحب پہلے اپنی بات کرتے ہیں اور جب ہماری طرف سے جواب کی باری آتی ہے تو اپنے پیچھے سے ایک چھوٹے سے بچے سے شرارت کراتے ہیں کہ شور و واویلا کرو یا پھر اُٹھ کر کورم point out کر دو۔ میاں صاحب بڑے senior parliamentarian ہیں ان کو یہ زیب نہیں دیتا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے حکومت کے خلاف نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ کو یہ زیب نہیں دیتا۔ آپ کو کچھ خیال کرنا چاہئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری ان سے گزارش ہے کہ خدا کے لئے ملک کے اداروں کو ذاتی دسترس میں نہ لائیں کیونکہ یہ بڑی غلط روایت ڈال رہے ہیں۔ میں آخر میں میاں محمود الرشید کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں:

اکثر دھوکا دے جاندے نیں
شکلوں ویکھے جاچے لوگ
تے سانوں آکے راہواں دسن
اپنے گھروں گواچے لوگ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please, order in the House

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جہانگیر ترین ایک قبضہ گروپ ہے انہوں نے زمین داروں کے پیسے دینے ہیں۔ یہ ایک شوگر مافیا ہے جب انہوں نے دیکھا کہ زمین داروں کے لئے ایک اور مل آگئی ہے تو انہوں نے پراپیگنڈا کیا۔ آج میاں محمد شہباز شریف تو غریب کی بات کرتا ہے، میاں محمد شہباز شریف کسان کی بات کرتا ہے اور یہ عدالتوں کے اشتہاری لوگ ہیں جو یہودی لابی سے فنڈ اکٹھا کرتے ہیں۔ محمد عمران خان نیازی اور مخدوم شاہ محمود قریشی نے UK سے اربوں روپیہ اکٹھا کیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پاکستان کی ترقی کے دشمن ہیں، خیبر پختونخوا عوام کے قاتل ہیں اور آج ان کو

این اے-120 میں شکست نظر آ رہی ہے جس کی وجہ سے یہ بوکھلاہٹ کا شکار ہو چکے ہیں۔ انشاء اللہ 17- ستمبر کو لاہور میں رہنے والے، داتا کی نگری والے میاں محمد نواز شریف کو دوبارہ فتح سے کامیاب کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے حکومت کے خلاف نعرے بازی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب مظہر عباس راں کی تحریک استحقاق ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق قاضی احمد سعید کی ہے۔ جی، قاضی صاحب!

سپرنٹنڈنٹ پراجیکٹ ہائی وے سنٹرل زون لاہور کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 16- اگست 2017 کو مفاد عامہ کے حوالے سے ایک کام کے سلسلہ میں تحریری درخواست لے کر جناب خالد جاوید چیف انجینئر ہائی وے سنٹرل زون لاہور کے دفتر گیا۔ انہوں نے میری درخواست ڈپٹی چیف انجینئر ہائی وے سنٹرل زون لاہور کو مارک کر کے بھجوا دی۔ ڈپٹی چیف انجینئر نے مسٹر آصف بٹ سپرنٹنڈنٹ پراجیکٹ پنجاب ہائی وے سنٹرل زون لاہور کو بلایا اُسے میرے کام کا کہا۔ میں جب آفیسر موصوف کے کمرہ میں پہنچا اور مسٹر آصف بٹ کے ساتھ بیٹھ گیا وہاں پہلے سے ایک کبیر نامی شخص ساکن ضلع بھکر بیٹھا ہوا تھا اس شخص نے اپنی درخواست مذکورہ سپرنٹنڈنٹ کو دی ہوئی تھی جس پر وہ تکرار کر رہا تھا کہ میرا کام کرو، جس کے جواب میں مسٹر آصف بٹ سپرنٹنڈنٹ

پراجیکٹ پنجاب ہائی وے سنٹرل زون لاہور نے کہا تم جس قانون کی بات کرتے ہو وہ قانون "بے شرموں کا بنایا ہوا ہے" میں اس قانون کے مطابق کام نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر! میں اپنی مرضی کروں گا، سپرنٹنڈنٹ موصوف نے یہی الفاظ تین مرتبہ کمرے میں میرے سامنے دہرائے جس پر میں خاموش نہ رہ سکا میں نے آفیسر موصوف سے کہا کہ آپ جس قانون کی بات کرتے ہیں اس کو صوبائی اسمبلی پنجاب کے معزز ممبران نے منظور کیا ہے آپ کس طرح صوبہ بھر کے اعلیٰ ایوان اور معزز ممبران کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کر سکتے ہیں آپ کو یہ زیب نہیں دیتا۔ جس پر آفیسر موصوف مزید سیخ پا ہو گیا، اس نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا میں نے آپ جیسے کئی ایم پی ایز دیکھے ہوئے ہیں۔ روزانہ ہمارے آگے پیچھے دھکے کھاتے رہتے ہیں آپ ممبر اسمبلی ہیں تو میں کیا کروں، آپ نے جو کچھ میرے خلاف کرنا ہے کر لیں، میں نے کہا آپ میرا استحقاق مجروح کر رہے ہیں، آپ کو ایک عوامی نمائندہ کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں کرنا چاہئے، موصوف آفیسر نے کہا مجھے آپ کے کسی استحقاق کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک عوامی نمائندہ ہوں اور عوامی مسائل کے حل کے لئے سرکاری دفاتر جا کر وہاں اُن سے ملنا ہوتا ہے۔ اگر ایک سرکاری آفیسر ایک عوامی نمائندہ کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے تو وہ عام آدمی کا کام کرنا تو درکنار اس کا جینا بھی محال کر دیتا ہے۔

جناب سپیکر! آفیسر موصوف کے میرے ساتھ ہتک آمیز روّیہ اختیار کرنے، معزز ایوان اور اراکین اسمبلی کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں قاضی صاحب کی تحریک کے بارے میں بات کروں، قاضی صاحب کو ایک اور تحریک استحقاق دینی چاہئے کیونکہ ان کو آدھ گھنٹہ اپنی تحریک ہی پیش نہیں کرنے دی گئی۔ ان کے ساتھیوں نے شکست کے خوف

سے اتنا شور مچایا ہے کہ ہمیں کچھ پتا نہیں چلا کہ یہ کیا پڑھ رہے تھے۔ یہ ان کے خلاف بھی ایک تحریک استحقاق دیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ اس تحریک استحقاق کے بارے میں بات کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! قاضی صاحب کی اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے جس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر پیش کی جائے گی۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: اب ممبران کی رخصت کی درخواستیں لیتے ہیں۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محترمہ حسینہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حسینہ بیگم، ایم پی اے، ڈبلیو۔327 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9 اور 10۔ مارچ 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ راحیلہ انور

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ راحیلہ انور، ایم پی اے، ڈبلیو۔357 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9اور 10۔مارچ 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست الحاج محمد الیاس چنیوٹی، ایم پی اے، پی پی۔73 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 10۔مارچ، 28۔اپریل 7 تا 15۔جون اور 11 تا 15۔ستمبر 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فرزانہ بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فرزانہ بٹ، ایم پی اے، ڈبلیو۔310 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 10۔مارچ 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عذرا صابر خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ عذرا صابر خان، ایم پی اے،ڈبلیو۔330 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 13۔مارچ2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شبینہ ذکریا بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شبینہ ذکریا بٹ، ایم پی اے،ڈبلیو۔326 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 14۔مارچ،6اور8۔جون2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ثاقب خورشید، ایم پی اے، پی پی۔236 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 13اور17۔مارچ2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ)

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) ایم پی اے، پی پی۔130 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 6 تا 10۔ مارچ 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد شاویز خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد شاویز خان، ایم پی اے، پی پی۔17 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 13 تا ۔17۔ مارچ 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے، ڈبلیو۔320 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 20۔ مارچ اور 24 تا 28۔ اپریل 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب اعجاز حسین بخاری کی تحریک استحقاق ہے۔(قطع کلامیاں)
شاہ صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق کل پڑھ لیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ آج Private Members Day ہے اور آج ممبران کی قراردادیں پیش ہونی ہیں۔ مجھے 9۔ستمبر کو اسمبلی کی طرف سے اطلاع ملی کہ قراردادوں کے لئے جو قرعہ اندازی ہونی ہے وہ 7 یا 8۔ستمبر کو ہونی ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ اس سسٹم کو بہتر کیا جائے کہ ہمیں وقت سے پہلے اطلاع ملے تاکہ ہم آکر یہاں بات کر سکیں اور قرعہ اندازی میں شامل ہو سکیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: چلیں، آئندہ اس بات کا خیال رکھا جائے۔ جی، اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 455/17 کا جواب دیں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

چیف انجینئر کی جانب سے نوٹیفکیشن کے باوجود گوجرانوالہ ریجن کی 75 سے زائد غیر دوامی نہروں کو پانی کی سپلائی بحال نہ کرنا

(---جاری)

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! گوجرانوالہ ڈویژن یوسی کی حدود میں گندم کی کٹائی کا سیزن چل رہا تھا جس کی وجہ سے علاقہ زمینداران نے نہری پانی کی ڈیمانڈ نہیں کی تھی تاکہ وہ اپنی فصلوں کی کٹائی کر سکیں۔ علاقے کے زمینداروں کی اس ڈیمانڈ کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر دوامی نہروں میں نہری پانی کی سپلائی نہیں دی گئی تھی کیونکہ ان اضلاع میں چاول کی فصل کاشت ہوتی ہے لہٰذا اس فصل کے لئے زمینداران نے پانی کی ڈیمانڈ نہ کی تھی۔ کٹائی کے ختم ہوتے ہی گوجرانوالہ ریجن

کی غیر دوامی نہروں میں ڈیمانڈ کے مطابق نہری پانی کی سپلائی بحال کر دی گئی۔ غیر دوامی نہروں میں پانی کی سپلائی سال 17-2016 کی تفصیل منسلک ہے۔

جناب سپیکر! مزید یہ کہ چند لوگوں کی ڈیمانڈ پر گندیاں راجباہ اور نڈارا جباہ پا میں تھوڑا سا پانی مورخہ 2017-05-20 کو چھوڑا گیا تھا لیکن موگہ جات بند ہونے کی وجہ سے سارا پانی ٹیل پر چلا گیا اور لوگوں کے بھرپور احتجاج پر مورخہ 2017-05-22 کو یہ نہریں بند کرنا پڑیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 593/17 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اپنی تحریک پیش کرنے سے پہلے ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل جو ایک معاملہ MCAT اور ECAT کے حوالے سے debate ہوا تھا وہ یقیناً بہت ہی گھمبیر مسئلہ ہے اور جنوبی پنجاب بہاولپور اس سے کافی متاثر ہوا ہے۔ آپ نے اس حوالے سے سپیشل کمیٹی constitute کر کے بہت اچھا کیا ہے۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ میرا نام بھی اس کمیٹی میں شامل کرنے کا حکم فرما دیں اور اس کے لئے کوئی time limit بھی کر دیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں نے اس کے لئے time limit کر دی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا نام بھی مہربانی کر کے اس کمیٹی میں شامل کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر کا نام بھی کمیٹی میں شامل کر دیں۔ ڈاکٹر صاحب! کیا میں اپنا نام بھی اس کمیٹی میں شامل کروا لوں؟

سلامت پورہ لاہور میں واٹر سپلائی کا منصوبہ تاخیر کا شکار

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" کی اشاعت مورخہ 17- مئی 2017 کی خبر کے مطابق لاہور سلامت پورہ کے علاقہ میں واٹر سپلائی کا مسئلہ حل کرنے کی بجائے تاخیری حربے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ متعدد بار واسا کو آگاہ کرنے کے باوجود اس طرف توجہ نہیں دی جا رہی جبکہ کینال بنک سکیم میں نیا ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ

بھی کئی ماہ گزرنے کے بعد مکمل نہیں کیا جا سکا۔ انہوں نے کہا صاف پانی کی فراہمی نہ ہونے سے علاقے کے مکینوں کو شدید مشکلات اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور واٹر فلٹریشن پلانٹس میں فنی خرابیوں اور صفائی نہ ہونے سے گندا بدبو دار پانی استعمال کرنے سے مکین خطرناک امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ فلٹریشن پلانٹس کی مرمت اور گندے پانی کے حوالے سے بھی شکایات کرنے کے باوجود کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ انہوں نے ایم ڈی واسا سے مطالبہ کیا ہے کہ علاقے میں صاف پانی کی فراہمی کے علاوہ کینال بنک میں ٹیوب ویل کی فوری تنصیب کا عمل شروع کروایا جائے جبکہ نئی واٹر سپلائی کی لائینیں بھی بچھائی جائیں تاکہ مکینوں کو پانی کی فراہمی کے حوالے سے کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 594/17 جناب محمد سبطین خان کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ اس کمیٹی میں متعلقہ منسٹر بھی شامل ہیں اور ایک شاید مزید ممبر بھی اس میں شامل کیا جائے گا۔

لاہور سمیت صوبہ بھر میں متعدد پرائیویٹ ہسپتالوں کے بلڈ بنکس میں مطلوبہ درجہ حرارت نہ ہونے کا انکشاف

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 15۔ جون 2017 روزنامہ "جہان پاکستان" کی خبر کے مطابق لاہور صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں متعدد پرائیویٹ ہسپتالوں کے بلڈ بنکس میں مطلوبہ درجہ حرارت میں بلڈ بیگز نہ رکھنے سے بلڈ کی استعداد اور افادیت کم ہو جاتی ہے لیکن محکمہ کی ٹیمیں مسلسل نگرانی کرنے سے قاصر ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں بلڈ بنکس کی checking کا ایک معیار قائم ہے اور یہاں بلڈ ٹرانسفیوژن آفیسر (بی ٹی او) تعینات ہوتے ہیں جو یہاں کوالٹی اور خون کی استعداد کو مانیٹر کرتے ہیں لیکن پرائیویٹ ہسپتالوں میں جو اچھے ہسپتال ہیں وہاں تو بلڈ بنکس بہتر انداز میں کام کرتے ہیں لیکن جو ہسپتال چھوٹے لیول کے ہوتے ہیں وہاں بلڈ بنکس میں parameters کو follow نہیں کیا جاتا۔ بعض

ہسپتالوں میں بلڈ کی سٹوریج کے لئے جو مناسب درجہ حرارت چاہئے ہوتا ہے اس کو بھی follow نہیں کیا جاتا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر بھی جناب محمد سبطین خان کی ہے لیکن وہ اب پڑھی نہیں جاسکتی لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/596 جناب احمد خان بھچر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

ہیپاٹائٹس سی کی ادویات مریضوں کے گھر پہنچانے کا منصوبہ تاخیر کا شکار

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 16۔ جون 2017 روزنامہ "دنیا" کی خبر کے مطابق محکمہ صحت پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ نے گزشتہ سال ہیپاٹائٹس سی کی ادویات ہسپتالوں میں فراہم کرنے کے بجائے مریضوں کے گھر پر کوریئر کمپنی کے ذریعے بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا جس کے بعد 90 ہزار مریضوں کے لئے ادویات خریدنے و مریضوں کے گھر پر پہنچانے کے لئے ایک کمپنی کے ساتھ ٹینڈر ہوا لیکن مریضوں کے گھر پر بھیجنے کا کام تاحال شروع نہیں ہو سکا جبکہ مختلف ہسپتالوں میں رجسٹرڈ ہزاروں مریضوں کا ڈیٹا بھی ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام نے ہسپتالوں سے حاصل کر لیا ہے لیکن چھ ماہ گزرنے کے باوجود کسی مریض کو کچھ نہ ملا حالانکہ 80 کروڑ سے زائد کی ادویات خریدی جا چکی ہیں حکومت پنجاب فوری طور پر اس معاملے کا سختی سے نوٹس لے تاکہ ہزاروں جانوں کو بچانے کی سبیل ہو سکے۔ مناسب ہو گا کہ ہیپاٹائٹس کی ادویات کا جلد از جلد بندوبست کیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر میاں خرم جہانگیر وٹو کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک

التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! کیا آپ کا پوائنٹ آف آرڈر صحیح اور genuine ہو گا؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جی، بالکل صحیح ہو گا۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کو ابھی دیکھتے ہیں۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17 / 604 محترمہ خدیجہ عمر اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں داخلے کو سنٹرلائز کرنے کی پالیسی کو ختم کرنے کا انکشاف

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" کی اشاعت مورخہ 19- جون 2017 کی خبر کے مطابق پنجاب حکومت پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں داخلے کو centralize کرنے کی پالیسی کو نامعلوم وجوہات کی بناء پر ختم کرتی ہوئی نظر آرہی ہے جو کہ پچاس لاکھ سے زیادہ ہوں گے لے کر داخلہ دیں گے جبکہ سالانہ فیس بھی 9 لاکھ سے 15 لاکھ سالانہ ہو گی حالانکہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل نے پورے ملک کے پرائیویٹ کالجز میں ایڈمیشن فیس 6 لاکھ مقرر کی تھی۔ پچھلے سال وزیراعلیٰ نے اعلان کیا تھا کہ PMDC کی اس پالیسی پر عملدرآمد کروانے والا پنجاب پہلا صوبہ ہو گا۔ عوام الناس نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو کھلی لوٹ کھسوٹ سے ہونہار طلباء اور ان کے والدین کو بچائیں اور میرٹ کو فروغ دیا جائے اور صرف جائز فیس اور داخلہ فیس پر میرٹ کی بنیاد پر داخلے دیئے جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نماز پڑھنے کے لئے گیا تھا۔

جناب سپیکر: اب میں آگے چلا گیا ہوں لیکن اس وقت کون سی نماز ہے کیونکہ ابھی تو اذان ہی نہیں ہوئی؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نماز کا وقت 12 بج کر کچھ منٹ پر شروع ہو جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب ہم قراردادیں لیتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بڑی اہم بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہم سوالات بڑی محنت سے تیار کرتے ہیں اور اس کے evidence collect کرتے ہیں لیکن زیادہ تر سوالات reject ہو جاتے ہیں۔ ایک سوال بے نظیر بھٹو ہسپتال میں ادویات کے بارے میں تھا اور دوسرا میرے حلقے میں ڈویلپمنٹ کے منصوبوں کے بارے میں تھا لیکن میرے یہ دونوں سوالات reject ہوئے ہیں۔ یہ دونوں public interest کے سوالات تھے جو reject ہوئے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ایک تو ویسے ہی ہماری بات نہیں سنی جاتی لیکن اگر سوالات کے جوابات بھی حکومت نہیں دینا چاہتی تو پھر ہمارا اس ایوان میں آ کر بیٹھنا اور وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ یہ دونوں انتہائی عوامی اہمیت کے حامل سوالات ہیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! یہ سوالات Rules کے مطابق deal ہوتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ کون سے Rules ہیں؟ اگر میں نے ہسپتال اور اپنے حلقے کے ترقیاتی کاموں کے بارے میں پوچھا ہے تو اس میں reject کرنے والی کون سی بات ہے؟

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ اپنے سوالات کی کاپی دیں، ہم ان کو چیک کروائیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا میں اپنے حلقے کے کاموں کے بارے میں یہاں نہ پوچھوں؟

جناب سپیکر: جی، یہ آپ کی مناسب بات نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ بات کیوں مناسب نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ آپ ایسے نہ کریں۔ کیا یہ آپ کو واپس بھیجا گیا ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا مجھے جعلی ادویات کے بارے میں سوال پوچھنے کا حق نہیں ہے جس کی وجہ سے لوگ مر رہے ہیں یا کیا مجھے اپنے حلقے میں ہونے والے کاموں کے بارے میں پوچھنے کا حق نہیں ہے؟ یہ کون سا Rule ہے جو ان سوالات کو reject کر رہا ہے کیونکہ مجھے reject کر کے لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں اس کو دوبارہ چیک کرواتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے finally مجھے موقع دیا۔ میں گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور یہ اسمبلی بھی ہمارے لئے قابل احترام ہے لیکن آپ مجھے یہ بتایئے کہ ہم اپوزیشن کے لوگ ہیں جیسے عارف عباسی صاحب نے بات کی کہ ہمیں وہاں پر کسی ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی یا کسی بھی جگہ پر نہیں بلایا جاتا تو پھر یہی فورم بچتا ہے جہاں پر ہم اپنے مسائل کو highlight کر سکیں۔ میں نے اس اسمبلی کے اندر Rules of Procedure میں مختلف ترامیم جمع کروائی تھیں، پرائیویٹ بل جمع کروائے اور ایک تحریک التوائے کار پچھلے سال اگست

سے pending چلی آ رہی ہے لیکن ان کا یہاں کوئی نام ہی نہیں لیتا۔ مجھے آپ بتائیں کہ ہم نے کس فورم پر جا کر یہ باتیں کرنی ہیں اگر آپ ہمارا خیال نہیں کریں گے تو پھر کون کرے گا؟ میری یہ request ہے کہ جو اسمبلی میں business جمع ہوتا ہے kindly اُس کے جواب کا اتا پتا بتا دیا کریں کہ وہ کدھر گیا؟

جناب سپیکر: جی، کیوں اتا پتا نہیں ہوتا، ایسے نہیں ہو سکتا؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہاں پر ممبران اسی لئے نہیں آتے لیکن جو آتے ہیں اُن کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ مجھے pages دیں میں خود چیک کرواؤں گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں پانچ منٹ کے لئے باہر گیا تھا۔

جناب سپیکر: جب آپ کا نام پکارا تھا تب آپ نہیں تھے۔ یہ آپ ہی کی قراردادیں ہیں۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی ہوئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا 15 منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 13۔ ستمبر 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔